Jadid
Rahnumai-Tarjuma-Qawaid

PART III

(Approved by the U. P. Board for High School Examination)

جدید
رہنمائے ترجمہ و قواعد فارسی

حصّہ سوم

مُصنّفہٗ

شاہ رضی احمد قطبی

ALLAHABAD

RAM NARAIN LAL BENI MADHO

(Successors to : RAM NARAIN LAL)

BOOKSELLERS AND PUBLISHERS

Price Re

Revised Price Rs. 1/25p.

جدید

رہنمائے ترجمہ و قواعد فارسی

حصہ سوم

مصنفہ

شاہ رضی احمد قطبی

انٹر - کامل واڈوانس - معلم فارسی

ایچ - اے - وی ہائی اسکول کالا کانکر

لالہ رام نرائن لال بینی مادھو

پبلشرز و بکسیلرز

الہ آباد

۶۱ء

قیمت

نوساہت پریس الہ آباد میں باہتمام وجے کمار اگروال چھپی

بار اول سنہ ۱۹۴۱ء

بار دوم سنہ ۱۹۴۷ء

بار سوم سنہ ۱۹۵۶ء

بار چہارم سنہ ۱۹۶۳ء

بار پنجم سنہ ۱۹۶۸ء

ا-م

دیباچہ

عرصہ سے میرا ارادہ تھا کہ درجہ ہفتم۔ ہشتم۔ نہم و دہم اینگلو ورناکیولر اسکول کے لئے ایک عمدہ ترجمہ۔ قواعد و مضامین فارسی کی کتاب لکھوں۔ بحمد اللہ گذشتہ سال درجہ ہفتم و ہشتم کے لئے رہنمائے ترجمہ و قواعد فارسی حصہ اول و دوم مہربان و کرم فرمائے جناب **لالہ رام نرائن لال صاحب الہ آباد** نے طبع کرا دیا۔ ہر دو حصے مارکٹ میں بہت مقبول ہوئے۔

گذشتہ ہی سال اس کتاب کا تیسرا حصہ بھی طبع ہو جاتا لیکن بدلتے ہوئے نظام تعلیم کو دیکھ کر مجھے ذی علم اساتذہ فارسی نے یہ صحیح مشورہ و صلاح دی کہ تم ابھی کچھ دن ٹھہر جاؤ۔ آئندہ سال اس حصہ کو طبع کرانا۔ پرشین ٹرانسلیشن سنہ ۱۹۴۰ء کے نصاب میں کچھ تبدیلی ہو رہی ہے۔ واقعی ایسا ہی ہوا۔ غالباً ماہ فروری سال رواں میں انسپکٹر آف اسکول کے یہاں سے آرڈر آیا کہ سنہ ۱۹۴۰ء کے فارسی کے ترجمے پرچہ میں انگلش کے (Passages) (عبارت) کے بجائے اردو میں (Passages) آیا کریں گے اور ان کا ترجمہ فارسی میں طلبا کو کرنا

ہوگا۔ یہ بات پیش آئی جس کو معلوم کرنے کے لئے میں بہت پریشان تھا۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ سوال بھی حل ہو گیا۔

عرصہ پانچ سات سال سے دیکھ رہا ہوں کہ ہائی اسکول سکشن کے لئے کوئی عمدہ فارسی ترجمہ و مضمون کی کتاب نہیں ہے جس سے آئے دن طلباء کو ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اساتذہ کو بھی کلاس نوٹس تیار کرنے میں زحمتیں ہوا کرتی ہیں۔ پرانی چال کی جتنی کتابیں ہیں اُن میں مشقیں ناکافی ہوتی ہیں جو کہ ہائی اسکول کے ہر دو درجات کے لئے پوری ہوں۔ دوسرے یہ کہ ان میں اردو میں ترجمہ کے لئے (Passages) انگریزی میں ہوتے ہیں یہ وہ دقتیں ہیں جو آپ بیتی ہیں۔ لڑکے کسی نہ کسی طرح تو اپنا کام پورا کر لیتے ہیں۔ لیکن گھر کا کام جو طلباء کو دیا جاتا ہے طرح طرح کی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پرائیویٹ امتحان دینے والے طلباء کو گوناگوں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کمزور بچے مصیبت میں پھنس جاتے ہیں۔ اسی خیال کو مدِنظر رکھ کر یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کے استعمال سے کمزور سے کمزور فارسی کا طالب علم امتحان میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

خصوصیات کتاب:- (۱) اس کتاب کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں قواعد کے اصول بتائے گئے ہیں۔ پھر انھیں اصولوں پر ترجمہ کی مشقیں لکھی گئی ہیں۔ ہر مشق کے آخر میں فرہنگ بھی شامل ہے۔ ۳۷ مشقیں اردو سے فارسی میں ترجمہ کرنے کے لئے لکھی گئی ہیں۔

(۲) دوسرے حصے میں ۳۷ فارسی کے عمدہ (Passages) ہیں جو بہترین کتابوں اور امتحانات کے پرچوں سے چُنے گئے ہیں۔ ہر ایک کے آخر میں حل الفاظ دقیق بھی شامل ہے۔ اس حصہ میں بھی قواعد کے اُصول بتلائے گئے ہیں۔

(۳) تیسرے حصے میں مضمون کے لئے ۳۷ مشقیں لکھی گئی ہیں۔ پہلے مضمون لکھنے کی مثال دی گئی ہے پھر انھیں اصولوں کے مطابق مشقیں لکھی گئی ہیں۔

(۴) چوتھے حصے میں فارسی میں واحد جمع کا قاعدہ۔ ہفتہ کے دنوں کے نام۔ مہینوں کے نام۔ سال کے موسموں کے نام۔ سات ستاروں اور برجوں کے نام لکھے گئے ہیں۔ فارسی محاورات اور ان کا انگریزی میں ترجمہ لکھا گیا ہے۔

(۵) پانچویں حصہ میں گذشتہ پانچ سال کے ہائی اسکول کے ترجمہ و مضمون کے پرچے شامل کر دیئے گئے ہیں۔

اُن کرم فرمائے حضرات کا مشکور ہونا میرے لئے باعث فخر و عزت ہوگا جنھوں نے اپنے مفید مشوروں سے اس ناچیز کتاب کی تکمیل میں بڑی مدد دی۔ دو حضرات کا میں خاص طور سے مشکور ہوں۔ اور اُن کا نام اس کتاب کے لئے باعث عزت و فخر سمجھتا ہوں۔ پہلا نام نامی جناب ڈاکٹر سید زبید احمد صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ الہ آباد یونیورسٹی کا ہے۔ دوسرا اسم گرامی جناب خواجہ عبد الواحد صاحب ایم۔ اے۔ پروفیسر فارسی کرائسٹ چرچ کالج کانپور کا ہے۔ اِن ہر دو حضرات نے مجھے جس شفقت و محبت سے

بزرگانہ مشورے دیئے ہیں۔ میں اُن کا تاعمر مشکور رہوں گا۔

آخر میں اربابِ نظر سے التماس ہے کہ اس کتاب کو نظرِ امتحان سے محروم نہ رکھیں۔ ہر مفید مشورہ شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا اور اس کا آئندہ ایڈیشن میں خیال رکھا جائے گا۔

مؤلّف

حصّہ اوّل

۳۷ مشقیں اُردو سے فارسی میں ترجمہ کرنے
کے لئے مع حل الفاظ دقیق

حصّہ اوّل

عام طور سے دیکھا جاتا ہے کہ طلبہ ترجمہ میں افعال کے Tenses کی غلطیاں کرتے ہیں۔ ان کا مجمل بیان اس موقع پر بیجا نہ ہوگا۔ ان کا مفصّل بیان اِس کتاب کے پہلے حصّہ میں کیا جا چکا ہے۔

بلحاظ زمانہ فعل کی چھ قسمیں ہوتی ہیں: ماضی۔[۱] حال۔[۲] مستقبل[۳] مضارع۔[۴] امر[۵]۔ نہی[۶]۔

ماضی وہ فعل ہے جس میں زمانہ گذشتہ پایا جائے۔ جیسے رفت ماضی کی چھ قسمیں ہوتی ہیں۔ مطلق[۱] قریب[۲]۔ بعید[۳]۔ احتمالی[۴]۔ تمنائی وشرطی[۵] ناتمام[۶]۔ ماضی مطلق وہ فعل ہے جس میں زمانہ گذشتہ بے قید پایا جائے۔ جیسے رفتن سے رفت۔ گیا۔

ماضی بعید وہ فعل ہے جس میں دور کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے۔ جیسے رفتن سے رفتہ بود۔ گیا تھا۔ ماضی احتمالی یا شکّی۔ وہ ماضی ہے۔ جس سے زمانہ گذشتہ میں کام کے واقع ہونے میں شک پایا جائے۔ جیسے رفتہ باشد۔ گیا ہوگا۔

ماضی تمنائی یا شرطی۔ وہ فعل ہے جس کے ہونے کی آرزو یا شرط زمانہ گذشتہ میں پائی جائے جیسے آمدن سے آمدے۔ وہ آتا۔

ماضی ناتمام یا استمراری وہ فعل ہے جو زمانہ گذشتہ میں تمام نہ

ہوا ہو۔ جیسے می آمد۔ وہ آتا تھا۔

نمونہ ترجمہ

موہن نے کہا اور سوہن نے مان لیا۔	موہن گفت و سوہن باور کرد۔
کریم مر گیا اور اپنا لڑکا چھوڑ گیا۔	کریم مرد و پسر بگذاشت۔
صفدر آیا اور اس کے بعد چلا گیا۔	صفدر آمد و بعد ازیں رفت۔
سعدی نے کیا اچھا کہا ہے۔	سعدی چہ خوش گفتہ است۔
سوہنی آئی ہو گی۔	سوہنی آمدہ باشد۔
اگر کریم آتا تو بہتر ہوتا۔	گر کریم آمدے خوب شدے۔
ایک بادشاہ جنگل سے گزر رہا تھا۔	بادشاہے از صحرا می گذشت۔

مشق اوّل

فارسی میں ترجمہ کرو :۔

جو ہا گیا۔ موہن کا بھول کُھلا گیا ہے۔ جب اس جگہ پہنچا چور بھاگ گیا تھا۔ اُس کا باپ آیا ہو گا۔ کاش میں آتا۔ کاش میری ماں مجھے دودھ نہ پلاتی۔ میرے دوست نے مجھے خط لکھا ہو گا۔ تمھارے مکان کی بنیاد کس نے رکھی تھی؟ وہ شاید میری باتوں کو بھول گیا ہو گا۔ اُس شخص نے بہت مال جمع کیا تھا۔ لیکن چور چُرا لے گیا۔ تم مدرسہ کیوں نہیں گئے۔ نیک آدمیوں نے کیا اچھا کہا ہے۔

حل الفاظ دقیق

کُھلا گیا ہے = پژمردہ است	بھاگ گیا تھا = گریختہ بود
دودھ نہ پلاتی = شیر نہ دادے۔	بھول گیا ہو گا = فراموش کردہ باشد

مستقبل وہ فعل ہے جس میں زمانہ آئندہ پایا جائے جیسے آمدن سے خواہد آمد۔ مضارع وہ فعل ہے جس میں زمانہ موجود یا آئندہ پایا جاوے جیسے آمدن سے آید۔ مضارع کی دو قسمیں ہیں۔ مضارع مطلق مضارع دوامی۔ مضارع دوامی وہ ہے جس میں زمانہ موجودہ یا آئندہ ہمیشگی کے ساتھ پایا جاوے۔ می یا ہمی ماضی احتمالی کے پہلے زائد کریں جیسے می آمدہ باشد۔ وہ آتا رہے۔ فعل حال وہ ہے جس میں زمانہ موجودہ پایا جاوے جیسے می آید۔ فعل امر وہ فعل ہے جس سے کام کرنے کا حکم زمانہ موجودہ یا زمانہ آئندہ میں پایا جاوے۔ غائب و متکلم مضارع و امر کے صیغے یکساں ہوتے ہیں۔ صرف واحد حاضر کی "می" امر میں گر جاتی ہے۔ جیسے کنی سے کُن۔

امر دوامی کبھی امر مطلق واحد حاضر کے پہلے می لگنے سے بنتا ہے جیسے می کن۔

"نہی" وہ فعل ہے جس سے کام نہ کرنے کا حکم زمانہ موجودہ یا زمانہ آئندہ میں پایا جاوے جیسے آمدن سے میا۔ میائید۔

مشق دوم

اگر لومڑی کے شکار کو تو جاتا ہے تو شیر کا سامان کر۔ مشک وہ ہے جو خود خوشبو دے نہ کہ اسے عطار کہے۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ درجہ میں متوجہ ہو کر میری باتوں کو سنا کرو۔ یہ کیا کرتے ہو۔ اس کو مت کرو۔ اگر تم کل آجاؤ گے تو میں چلوں گا۔ ہم دل و جان بادشاہ پر قربان کرتے ہیں۔ بارش اکثر بے موقع ہوتی ہے ایسی

مت کہو جو اوروں کو بُری معلوم ہو۔

حل الفاظ دقیق

لومڑی = روباہ
بُری معلوم ہو = زشت نماید
بے موقع = بے محل

مت کر = مکن
خود خوشبو دے = خود بوید
بارش = باراں

اقسام مرکب ناقص

اضافی۔ توصیفی۔ امتزاجی۔ عددی۔ عطفی۔

مرکب اضافی۔ وہ ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے۔ جیسے پسرِ زید۔

مضاف۔ وہ اسم ہے جس کا کسی دوسرے اسم سے لگاؤ یا تعلق ہو۔ مضاف الیہ وہ اسم جس کے ساتھ لگاؤ پایا جاوے جیسے لجامِ اسپ میں لجام مضاف ہے اور اسپ مضاف الیہ۔

علامت کے لحاظ سے اضافت کی تین قسمیں ہیں۔ مستوی۔ فکِ اضافت۔ مقلوبی۔

(۱) مستوی وہ ہے جس میں اضافت پہلے آوے اور اس کے آخر میں کسرہ ہو۔ جیسے پسرِ زید۔

(۲) فکِ اضافت میں بھی مضاف پہلے آتا ہے مگر بیلے کسرہ جیسے دلی عہد۔ قائم مقام۔

(۳) اضافت مقلوبی وہ ہے جو مستوی کی اُلٹی ہو یعنی مضاف

مضاف الیہ کے بعد میں آئے اور بے کسرہ ہو جیسے غریب آشنا۔ ملک زادہ۔

معنی کے خیال سے اضافت کی دس قسمیں ہوتی ہیں۔ ابنی۔ تخصیصی۔ توضیحی۔ بیانی۔ تملیکی۔ ظرفی۔ اقترانی۔ بادنی ملابست۔ تشبیہی۔ مجازی۔

(۱) اضافت ابنی وہ ہے جس میں مضاف اِبن (لڑکا) اور مضاف الیہ اَبْ (باپ) ہو اور لفظ اِبن مذکور نہ ہو۔ جیسے ابراہیم اَدہم۔ ابراہیم آذر۔ موسیٰ عمران۔

(۲) اضافت تخصیصی وہ ہے جس میں مضاف خاص ہو جائے۔ جیسے زینِ اسپ۔

(۳) اضافت توضیحی وہ ہے جس میں مضاف واضح ہو جائے۔ جیسے شہر بنارس۔

(۴) اضافت بیانی وہ ہے جس میں مضاف الیہ مضاف کا مادّہ ہو۔ جیسے دیوارِ گل۔ خاتم طلا۔

(۵) اضافت تملیکی وہ ہے جس میں مضاف مِلک ہو جیسے کتاب رستم

(۶) اضافت ظرفی وہ ہے جس میں مضاف مظروف اور مضاف الیہ ظرف ہو۔ آبِ چاہ۔

(۷) اضافت اقترانی وہ ہے جس میں مضاف اور مضاف الیہ میں نزدیکی کے معنی ہوں جیسے نامۂ عنایت۔

(۸) اضافت بادنی ملابست وہ ہے جس میں مضاف سے

مضاف الیہ کو بہت کم تعلق ہو۔ جیسے بنارس ما۔ مدرسہ شما۔

(۹) اضافت تشبیہی وہ ہے جس میں مشبہ بہ کی اضافت مشبہ کی طرف ہو۔ یعنی مضاف مشبہ بہ اور مضاف الیہ مشبہ ہو۔ جیسے سفائے آب۔

(۱۰) اضافت مجازی یا استعارہ وہ ہے جس میں مضاف لوازم مشبہ بہ میں سے کوئی لازم ہو اور مضاف الیہ مشبہ ہو۔ جیسے مرغِ فکر۔ قدم ہمت۔ پائے فلک۔ پنبۂ غفلت۔

مشق سوم

بعض خیر اندیشوں نے شب خون کی صلاح دی۔ لیکن اُسکی ہمتِ عالی کب مانتی تھی۔ فوراً کوس جنگ بجوایا۔ سابرمتی ندی بیچ میں حائل تھی۔ سب سے پہلے بادشاہ نے اپنا گھوڑا ڈالا۔ پھر کس کو تاب تھی جو توقف کرتا۔ غرض پار اُتر کر جنگ عظیم کے بعد دشمن کو اُسی روز بھگا دیا۔ اور مرزا عزیز کو تہ غہ سے چھڑایا۔ نسیم سحری سے کلیاں کھلتی ہیں۔ گل نیلوفر نہایت خوبصورت پھول ہوتا ہے۔ دریائے گنگا کا پانی شیریں ہوتا ہے۔ بعض کنوئیں کا پانی اچھا نہیں ہوتا۔ میری جستجو کی آنکھ راستہ میں اُسکی متلاشی رہتی ہے۔

حل الفاظ دقیق

کوس جنگ بجوایا = کوس جنگ درکوفت
گھوڑا ڈالا = اسپ انداخت
کنواں = چاہ

کلیاں = غنچہا
چھڑایا = رہائی داد
بھگا دیا = ہزیمت داد

مشق چہارم

ایک دفعہ ایک شیر جال میں پھنس گیا۔ ایک چوہے سے اُسکی گہری دوستی تھی۔ وہ آکر جال کُترنے لگا۔ شیر بولا بھائی! یہ مصیبت کا جال تجھ سے کس طرح کُترا جائے گا؟ کہا اے بادشاہ! جو کام ہمت اور استقلال سے ہوتا ہے وہ زور اور قوت سے کبھی نہیں ہو سکتا۔ غرض چوہے نے جا بجا جال کُتر ڈالا۔ پھر جو شیر نے تڑپ کر زور کیا صاف باہر تھا۔

حل الفاظ دقیق

پھنس گیا = گرفتار شد	کُترنا = بُریدن
صاف باہر تھا = بکلی بیروں بود	چوہا = موش
تڑپ کر = جستہ	جال = دام

مشق پنجم

دو دن راستہ طے کرنے کے بعد دونوں آدمی افراسیاب کے باغ کے قریب پہنچے اور بے تکلف باغ میں گھس گئے۔ یہ زنانہ باغ تھا۔ افراسیاب کی لڑکی منیژہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ اُس باغ میں موجود تھی۔ باغ بہت بڑا تھا۔ اور ہر قسم کے درختوں پھولوں سے آراستہ تھا۔ جا بجا نہریں جاری تھیں۔ خوش نما آبشار تھے۔ نفیس نفیس عمارتیں تھیں۔ غرض ہر قسم کا سامان تفریح موجود تھا۔

حل الفاظ دقیق

راستہ = راہ
پہونچے = رسیدند
باغ = گلشن

گھس گئے = داخل شدند
سہیلیاں = خواصہا
عمارتیں = عمارتہا

موجود تھی = حاضر بود
نہریں = انہار
پھول = گل

مشق ششم

راستہ میں مجھے ایک گورخر دکھائی دیا کہ ایسا خوبصورت گورخر میری نگاہوں سے کبھی نہیں گزرا۔ اُس کے تمام بدن پر نہایت خوشنما گل بوٹے تھے اور اُس کی دُم شعاع آفتاب کی طرح چمک رہی تھی۔ بیژن نے اس کے پیچھے اپنا گھوڑا ڈالا۔ میں چلاتا رہا کہ یہ گورخر نہیں کوئی آسیب معلوم ہوتا ہے لیکن بیژن کی ضد سے آپ واقف ہیں وہ کب سُننے والا تھا۔

حل الفاظ دقیق

میری نگاہوں سے کبھی نہیں گزرا = از نگاہ ہائے من گاہے نہ گزشت۔

بدن = جسم | چمک رہی تھی = می تافت

مرکب توصیفی وہ ہے جو صفت اور موصوف سے مل کر بنے۔ جیسے مرد بدخو۔

مرکب امتزاجی وہ اسم ہے جو دو کلموں سے مل کر بنے۔ جیسے گفتگو۔ محمد علی۔ غمگین۔

مرکب عددی وہ ہے جو عدد اور معدود سے مل کر بنے۔ جیسے چہار کس۔ پنج روپیہ۔

مشق ہفتم

صاف ستھری ہوا پر زندگی کا انحصار ہے۔ انسانی صحت اور قوت کے لئے شہر میں صاف اور لطیف فضا ازبس ضروری ہے دھواں فضا کو کثیف اور مکدر کر دیتا ہے۔ جس سے اندھیرا اور دھندلکا پیدا ہو جاتا ہے۔ سورج کی روشنی ماند ہو جاتی ہے اور کرہ ہوائی میں ایسے مضر عنصر کا غلبہ ہو جاتا ہے جو سانس لینے سے مختلف بیماریاں پیدا کرتا ہے۔

حل الفاظ دقیق

دھواں = دود۔
ماند = تیرہ۔
دھندلکا = تاریکی۔
بیماریاں = امراض۔

مشق ہشتم

فتح خاں کو شکار کا بہت شوق تھا اور اس فن میں وہ اتنا مشاق تھا کہ اگر کوئی چڑیا پتوں کی اوٹ میں بھی ہو تو وہ اسے اپنے تیر کا نشانہ بنا لیتا۔ اس کی آنکھیں باز سے بھی زیادہ تیز تھیں۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جب اس کے تھیلے میں شکار کی چڑیاں نہ بھری ہوں۔ بعض دن دوستوں کے اصرار پر وہ مچھلی کا شکار بھی کھیل لیتا۔

اس طرح وہ اپنے زندگی کے دن عیش و آرام سے بسر کرتا۔

حل الفاظ دقیق

عیش و آرام = عیش و راحت۔ پتوّں کی اوٹ میں = در پسِ برگہا
تیز = روشن۔ پتوّں کے اوٹ میں = پسِ برگہا

مشق نہم

اگر غور کرو تو بولنا اور بات کرنا اتنا ضروری نہیں جتنا کہ ہم لوگ رات دن بلا ضرورت اور بے حاجت بکا کرتے ہیں۔ پس بے ضرورت بات کرنا عقلمندوں کا شیوہ نہیں۔ کوئی پوچھے تو جواب دو تم کو خود حاجت ہو تو بولو کیونکہ گفتگو میں اس سے زیادہ بولنا بے فائدہ ہے۔ گفتگو میں چغلی اور غیبت یا بدی کے ساتھ دوسرے کا تذکرہ کرنا اور جھوٹ بولنا یا فحش بکنا بڑے درجے کے عیب ہیں۔ احتیاط کرو کہ تمہاری گفتگو ان عیبوں سے پاک ہو۔

حل الفاظ دقیق

بات کرنا = حرف زدن۔ عیبوں = عیوب
بلا ضرورت = بے حاجت جھوٹے = دروغ
بکنا = بیہدہ گفتن، یاوہ گوئی۔ بکا کرتے ہیں = ہرزہ سرائی می کنند

مشق دہم

کسی جنگل میں ایک بڑا نادرخت تھا۔ اُس کی جڑ میں ایک

ہوشیار چوہے نے اپنا بل بنا رکھا تھا اُس کے آس پاس ایک بلّی رہتی تھی۔ جنگل میں بہت سے شکاری شکار کھیلنے آتے اور جال لگاتے تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک شکاری نے جال پھیلایا اور جال میں چھوٹا سا گوشت کا ٹکڑا باندھ دیا۔ بلّی تو گوشت پر جان دیتی ہے بو پاتے ہی لپکی۔ ابھی گوشت کھایا بھی نہ تھا کہ جال میں پھنسی اور خود شکار ہو گئی۔

حلِ الفاظ دقیق

جنگل = صحرا	بل = سوراخ	بلّی = گربہ
پرانا = قدیم	شکاری = صیّاد	جان دیتی ہے = شیدا است۔
جڑ = بیخ	جال = دام	چھوٹا سا ٹکڑا = پارچہ خرد۔

مشق یازدہم

دوسرے روز رستم پھر اُسی دشت میں پہنچا۔ دیو گورخر کی صورت میں ظاہر ہوا۔ رستم نے اُس سے کہا کہ یہ کیا نامردی ہے کہ سوتے میں انسانوں کو پریشان کرتا ہے اگر مرد ہے تو آ کر حریفانہ جنگ کر۔ دیو طیش میں آ کر رستم کے سامنے آیا۔ رستم نے کمند میں پھنسا کر جھٹکا دیا تو دیو منہ کے بل گر پڑا۔ رستم نے اُس کے سر پہ ایک گرز گاہ شکن ایسا مارا کہ دیو کا سر پھٹ گیا۔

حلِ الفاظ دقیق

ظاہر ہوا = پدید آمد۔ ظاہر شد۔	کمند میں پھنسا کر = در کمند گرفتہ۔
سوتے انسان = مردمان خفتہ۔	منہ کے بل گر پڑا = سرنگوں شد۔

مشق دوازدہم

مہابت خاں کا اثر اور زور بڑھتے دیکھ کر نورجہاں اُس سے حسد کرنے لگی۔ دربار میں بلا کر اس کے ساتھ بہت غیر مناسب برتاؤ کیا گیا۔ اس لیے ۱۶۲۶ء میں جب جہانگیر کابل جا رہا تھا مہابت خاں نے اسے گرفتار کر لیا۔ وہ نورجہاں کی گرفتاری کے بھی درپے تھا لیکن اپنے اس ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ نورجہاں نے آصف خاں کو بہت بُرا بھلا کہا اور لڑائی کی تیاری کی۔ مگر مہابت خاں کے بہادر راجپوتوں کے مقابلہ میں شاہی لشکر نہ ٹھہر سکا اور نورجہاں بھی مہابت خاں کے قبضے میں آ گئی۔

حل الفاظ دقیق

زور = طاقت	گرفتار کر لیا = اسیر گردانید
غیر مناسب = زشت	ٹھہر نہ سکا = مقابلہ نتوانست کرد۔
بُرا بھلا = خوب و زشت لعن وطعن	قبضہ میں آ گئی = در دست افتاد

مشق سیزدہم

سلطان محمود غزنوی کا ایک غلام تھا۔ ایاز نام۔ بڑا ہوشیار۔ وفادار۔ نیک دل۔ بے طمع اور باادب۔ اِن اوصاف کی وجہ سے سلطان اس کی اسقدر عزت کرتا کہ امیروں وزیروں کو بھی اُس پر رشک آتا تھا۔ یہاں تک کہ یہ شکایت سلطان کے بھی گوش گزار ہوتی کہ

ایک غلام کی اتنی خاطر داری سب کو ناگوار ہے۔ سلطان نے فرمایا اچھا اس کا جواب کسی موقع پر دیا جائے گا۔

حل الفاظ دقیق

رشک آتا تھا = رشک می آمد | عزت کرنا = وقعت می کرد

کسی موقع پر دیا جائے گا = بہ موقع مناسب خواہم داد۔

مشق چہارم

ابھی سُستانے بھی نہ پایا تھا کہ یکایک ایک زور شور کی آندھی اُٹھی۔ بجلی کی کڑک، چمک اور بادلوں کے گھور گرج کے ساتھ ایک سخت طوفان نے اُس کو گھیر لیا۔ باز ندہ کو کوئی جائے پناہ نہ ملی۔ درختوں کی شاخوں اور پتوں میں چھپ ہزار خرابی سے وہ رات بسر کی۔ صبح ہوئی تو پھر اُڑا۔ اب سوچتا تھا کہ وطن کو پھر چلے۔ کبھی کہتا تھا کہ جب ارادہ کیا ہے تو چند روز اور کیفیت سفر دیکھنی چاہیئے۔

حل الفاظ دقیق

سستانا = آرام کردن | گھیر لیا = محیط شد۔

بجلی کی کڑک اور چمک = صاعقہ و رعد | گرج پیدا کرنے والی بجلی = برق

جملہ کے دو جز ضروری ہوتے ہیں۔ مسند[۱] - مسند الیہ[۲] (۱) مسند Predicate وہ ہے جس کی نسبت کسی اسم کے ساتھ کی جاوے۔ (۲) مسند الیہ (Subject) وہ ہے جس کی طرف نسبت کی جاوے۔

جیسے کریم رفت۔ کریم مسند الیہ اور رفت مسند ہے۔ اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے۔ لیکن مسند صرف فعل ہو سکتا ہے۔

جملہ فعلیہ وہ ہے جو اسم اور فعل سے مل کر بنے۔ جیسے فتح خاں رفت۔ موہن آب آورد۔

مشق پانزدہم

جہاز پر سوار ہونے کے بعد میرے غلط اندازے بیجح ثابت ہوئے۔ پانی کی مہیب وسعت، موجوں کی ڈراونی چھلانگیں آندھی کی پرشور صدا اس پر ہولناک تاریکی چاروں طرف چھائی ہوئی۔ غرض اس طرح کے حالات میں ہمارا جہاز فیل مست کی مانند ایک طرف کو چلنے لگا۔ اس طوفان بلا خیز اور ورطہ آفت انگیز میں پانی کا ہر ایک کنگرہ داعی اجل اور موج کا ہر ایک تھپیڑا قضا کا قاصد بنا ہوا نظر آتا تھا۔

حل الفاظ دقیق

جہاز = کشتی | چھلانگیں = تگ و دو

مشق شانزدہم

لندن پہنچ کر میں نے فوراً ہی اپنی گذشتہ زندگی کے حالات تحقیق کرنے شروع کر دیئے مگر کام اتنا سہل نہ ثابت ہوا جتنا میرا خیال تھا۔ ہر قدم پر نئی نئی مشکلات کا سامنا ہوتا تھا۔ مگر ایک بات کا لندن پہنچتے ہی پورا یقین ہو گیا۔ اس دس سال کے عرصہ میں

میری صورت بالکل ہی بدل گئی تھی۔ کیونکہ میرے دوستوں میں سے کوئی بھی مجھ کو شناخت نہ کر سکا۔

حل الفاظ دقیق

سہل = آسان	بدل گئی تھی = تبدیل گشتہ بود

مشق ہفت دہم

رُستم نے کچھ روٹیاں اور مُرغ مسلّم کے کباب منیژہ کو دیئے اور اُس کباب میں اپنی ایک انگوٹھی بھی رکھ دی۔ منیژہ وہ کھانا لے کر کنوئیں کے پاس آئی اور حسب معمول بیژن تک اُسکو پہنچایا۔ بیژن نے اُس کھانے کو دیکھ کر کہا کہ آج یہ نعمت تم کو کہاں سے ملی منیژہ نے مفصّل قصّہ رُستم کا بیان کیا۔ جب بیژن کھانا کھانے لگا تو اُس کو انگوٹھی دکھائی دی۔ انگوٹھی پہچان کر اُس نے ایک خوشی کا نعرہ بلند کیا۔

حل الفاظ دقیق

روٹی = نان	کھانا = طعام	پہچان کر = شناختہ
انگوٹھی = انگشتری	خوشی = شادمانی	خوشی کا نعرہ = نعرہ مسرّت

مشق ہیژدہم

فارسی کا ایک مصرع ہے: "اے روشنیٔ طبع تو برمن بلا شدی"۔ کتنی پختہ اور تجربہ پر مبنی بات کہی گئی ہے وہ لوگ کتنے خوش اور

مطمئن ہیں جو جہالت اور نادانی کی تاریکی میں مبتلا ہیں۔ نہ انھیں کوئی چیز نظر آتی ہے نہ انھیں پریشانی ہوتی ہے۔ وہ جس حال میں بھی ہیں خوش ہیں۔ مصیبت تو اُن کے لئے ہے جو نیک اور بد کو سمجھتے ہیں۔ جنھیں تہذیب، اخلاق، سیرت و کردار کا پاس و لحاظ ہے۔

حل الفاظ دقیق

کوئی چیز = چیزے | پریشان کرتی ہے = پریشان می آرد

۳ ترکیب نحوی میں فعل چار قسم کے آتے ہیں۔ لازم - ناقص متعدی معروف - متعدی مجہول۔

(۱) فعل لازم صرف فاعل سے مل کر جملہ بناتا ہے۔ جیسے کریم آمد

(۲) فعل ناقص۔ اسم و خبر سے مل کر جملہ بناتا ہے۔ جیسے کریم مجنوں شد۔

(۳) فعل متعدی معروف، فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ پورا کرتا ہے۔ جیسے دلاور شمشیر آورد۔

(۴) فعل متعدی مجہول صرف مفعول (مالم یسم فاعلہ) سے مل کر جملہ ہوتا ہے۔ جیسے دُزد گرفتہ شد، درس خواندہ شد۔

جملہ اسمیہ وہ ہے جس میں مسند اور مسند الیہ دونوں اسم ہوں اور حرف ربط دونوں کو ملاتا ہو۔ جیسے زید عالم است۔ اس میں زید مسند الیہ اور عالم مسند۔ است حرف ربط۔ جملہ اسمیہ میں مسند الیہ کو مبتدا Subject اور مسند کو خبر یا Complement کہتے ہیں اور است حرف ربط ہے۔

ندائیہ۔ جملہ ندائیہ وہ ہے جو دو جملوں ندا اور جواب ندا سے مل کر بنے۔ جیسے اے موہن بیا۔

ندبیہ۔ جملہ ندبیہ وہ ہے جس میں ندبہ ہو۔ جیسے وا زیدا۔

مشق نوزدہم

ہندوستان قدیم زمانہ کی تاریخ دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے بزرگ تندرست اور طویل العمر ہوتے تھے۔ ہم جوں جوں اصول حفظان صحت کی خلاف ورزی کرنے لگے۔ ہماری عمر کم ہونے لگی ہم اچھے سے اچھا اور لذیذ کھانا کھانے کی پیز صحت کے لئے نقصان دہ ہے اور کون سی فائدہ مند۔ صرف ذائقہ کے لئے ہم ثقیل سے ثقیل غذا کھا لیتے ہیں۔

حل الفاظ دقیق

پتہ چلتا ہے = معلوم می شود	کم ہونے لگی = کوتاہ شدن گرفت

مشق بستم

کل شب کو منور سے مجھ سے گفتگو ہوئی۔ پوری چاندنی رات تھی اور باغ کی دلفریب اور ولولہ انگیز فضائیں موسم بہار کی ہلکی ہلکی خوشبو سے بسی ہوئی ہوا چل رہی تھی۔ میں دھڑکتے ہوئے دل سے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا باغ کی طرف چلا۔ اُس وقت کی

میری حالت نہ پوچھو۔ معلوم ہوتا تھا کہ کسی افسوں کے اثر سے بے اختیار ہوا جا رہا ہوں۔ از خود رفتگی طاری ہوتی جا رہی ہے باغ میں کچھ دور جا کر ماہ منور نظر آیا۔ وہ بیلا کے ایک پودے سے کھیل رہا تھا۔

حل الفاظ دقیق

گفتگو ہوئی = گفتگو کردیم	دھڑکتے ہوئے دل = دل طپاں
پوری چاندنی رات تھی = شب ماہ تمام بود	بے اختیار = بے قابو

مشق بست و یکم

کلایو بڑا دلبر اور بارعب شخص تھا۔ اُس کی دانشمندی اور ہوشیاری اس کے کاموں سے ظاہر ہوتی ہے وہ بڑا جوانمرد تھا۔ لڑائی کے وقت اہم سے اہم مشکل پیش آنے پر گھبراتا نہ تھا۔ حالانکہ اس نے کبھی جنگی تعلیم نہ پائی تھی لیکن ہمیشہ جہاں دیدہ سپہ سالاروں کی طرح کام کیا کرتا۔ اس کا ذہن بڑا تیز تھا۔ وہ اس بات کو فوراً معلوم کر لیتا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔

حل الفاظ دقیق

ظاہر ہوتی ہے = پدید می شود۔	نہ پائی تھی = نگرفتہ بود۔
گھبراتا نہ تھا = سراسیمہ نمی شد۔	مجھے کیا کرنا چاہیئے = مرا چہ باید کرد۔

امتحانی مشق

مشق بست و دوم

اے میرے بھولے بھالے بچپن! تجھے اپنی معصومیت کی قسم۔ تو سچ بتا کہ اس قدر جلد مجھ سے کیوں خفا ہو گیا؟ مجھے تنہا چھوڑ کر کہاں چلا گیا۔ کائنات کے کن پردوں میں روپوش ہو گیا؟ کتاب زندگی کے نہ جانے کتنے ورق اُلٹ ڈالے۔ منزل حیات کی نہ معلوم کتنی مسافتیں طے کر ڈالیں اور دریائے زیست کی نہ معلوم کتنی گہرائیوں تک پہنچنے کی کوشش کی مگر تیرا نشان کہیں نہ ملا۔ تیری جستجو میں، تیری تلاش میں، تمام قوتیں صرف ہو گئیں۔ تمام کاوشیں سرد پڑ گئیں، جذبات مٹ گئے۔ تمنائیں برباد ہو گئیں۔ مگر جب بھی تجھے میں نہیں پاتا۔ کو کو کی صدائیں میں، خزاں اور بہاریں، ربط و گل و خاریں، ہر چیز میں تجھے تلاش کیا مگر تیرا سراغ نہ ملنا تھا نہ ملا۔

حل الفاظ دقیق

سچ بتا = راست گو۔ | ہر چیز = ہر شے۔

اُلٹ ڈالے = گرداندم۔ | نہیں ملتا تھا = یافتہ نمی شود۔

جملہ دعائیہ وہ ہے جو دعا ہو۔ جیسے جہان آفریں بر تو رحمت کناد۔

جملہ قسمیہ وہ ہے جو قسم اور جواب قسم سے مل کر بنے۔ جیسے بخدا خواہم آمد۔

جملہ معطوفہ وہ ہے جو معطوف علیہ اور معطوف سے مل کر بنے۔ جیسے موہن خواہد آمد و تلمیذ اش خواہد آورد۔

جملہ معللہ وہ ہے جو معلول اور علت سے مل کر بنے۔ جیسے از آنجا باز آمدم که خوف رہبزناں بود۔

جملہ شرطیہ وہ ہے جو شرط اور جزا سے مل کر بنے۔ جیسے اگر بندہ سر بدین در بنہ

جملہ مفسرہ وہ ہے جو دو جملوں اور حرف تفسیر سے مل کر بنے۔ جیسے ایں جانشیں یعنی ازیں جا بمرو۔

مشق بست و سوم

شام کا وقت تھا۔ آفتاب غروب ہو جانے کے بعد زمین نے اپنے منہ پر تاریکی کی سیاہ نقاب ڈال لی تھی۔ رات کی شہزادی تاریکیوں کا جھنڈا لہراتی اطراف عالم میں مشک و عنبر بکھیر رہی تھی اور بھینی بھینی ہوا کے جھونکے مشام روح میں عطر افشانی کر رہے تھے۔ میں شہر کے ایک بارونق بازار سے گزر رہا تھا کہ سامنے سے ایک خوبصورت چھوٹی گاڑی مناسب رفتار سے چلی آتی دکھائی دی۔ ایک حور وش نازنین اُس کو چلاتی تھی اور گھوڑا ہر چند شہ زور تھا تاہم وہ اس پر اچھی طرح قابو پائے ہوئے تھی ناگہاں ایک موٹر اندھا دُھند رفتار سے اُس کے عقب سے آتے ہوئے دکھائی دی۔

حل الفاظ دقیق

شام کا وقت = وقت غروب آفتاب

عنبر بکھیر رہی تھی = عنبر بیزی می کرد۔

موٹر = کالسکہ برقی۔

ڈالی تھی = انداختہ بود۔

بھینی بھینی ہوا = نرمک نرمک نسیم۔

گاڑی = کالسکہ۔

مشق بست و چہارم

رات کا آخری حصہ تھا۔ تارے جھلملا رہے تھے۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ سنسان سڑک پر کبھی کبھی کتوں کے بھونکنے کی آواز آتی تھی۔ سڑک کے ایک جانب گھنے درختوں کی قطار اور دوسری تفریح گاہ عام تھی۔ اس کے متصل ایک عالیشان اور خوبصورت عمارت تھی جس کے شیشے کی کھڑکیوں سے روشنی چھن چھن کر باہر آرہی تھی۔

(ب) آخر اس طرح ایک عرصہ تک انتظار کرتے کرتے میری طاقت شکیبائی جواب دینے لگی۔ میرے صبر کا ایک دن پھل مل گیا۔ شام کا وقت تھا۔ سورج کی زرد کرنیں مرجھائے ہوئے پھولوں سے گلے مل کر رخصت ہو رہی تھیں۔ ہوٹل کی چھت پر بیٹھا ہوا سگار کے کش لگا رہا تھا۔ درخت چپ چاپ کھڑے تھے۔ پرندوں کی راگنیاں رفتہ رفتہ کم ہونے لگی تھیں۔ اتنے میں ہوٹل کا ایک نوکر ایک آدمی کو ساتھ لے کر آیا جو مجھ سے ملاقات کرنا چاہتا تھا۔

حل الفاظ دقیق

انتظار کرتے کرتے = انتظار کشیدن
ملاقات کرنا چاہتا تھا = می خواست کہ ملاقات کند۔

پھل = ثمر۔
پرندوں = طیور۔
ہوٹل = ہوتل۔
نوکر = خادم۔

مشق بست و پنجم

مسافروں کے آرام کے لئے شیر شاہ نے سڑکیں بنوائیں ان کے کنارے کنارے درخت لگوائے۔ سرائیں بھی بنوائیں۔ جہاں مسافروں کو ہر طرح کی چیزیں مل سکتی تھیں۔ اگر کوئی راہ گیر واستے میں مر جاتا تو اس کا مال و اسباب اس کے وارثوں کو دے دیا جاتا تھا۔ بادشاہ غریبوں کا بڑا خیال رکھتا تھا جب اس کی فوج چھاؤنی سے باہر جاتی تو اس کا حکم تھا کہ زراعت کو کسی طرح سے نقصان نہ پہونچے۔ اگر کسی کاشتکار کا نقصان بھی ہو جاتا تو سرکار اس کا معاوضہ دیتی۔ شیر شاہ نے تعلیم کی اشاعت میں ترقی دی جگہ جگہ مدرسے کھلوائے اور طلبار کو وظیفے دیئے۔

حل الفاظ دقیق

سڑکیں = شاہراہ ہا
سرائیں = مہمان سرائے ہا
لگوانا = نصب کردن
نقصان = زیان
وارثوں = ورثاء

درخت = اشجار
کنارے = کنار
مرجاتا = فوت می شد۔
چھاؤنی = لشکر گاہ۔

جملہ تشبیہہ وہ ہے جس میں تشبیہہ ہو۔ جیسے ہر سطر سے جوں موج دریا اسپ۔

جملہ تمنائیہ وہ ہے جس میں آرزو پائی جائے۔ جیسے مرا

اے کاشکے مادر نمی زاد۔ اے کاش کے حرف تمنا۔ نمی زاد فعل متعدی مادر فاعل۔ مرا مفعول بہ۔

جملہ استفہامیہ وہ ہے جس میں سوال پایا جائے۔ جیسے کجا می روی؟

مشق بست و ششم

ایک روز مسیح کو اُس کے کان میں آواز آئی کہ کوئی شخص رو رہا ہے اور فریاد کر رہا ہے کہ خداوند تو نے مجھ کو بہت بڑی سلطنت عطا کی دنیا کے بادشاہ میری شان و شوکت پر رشک کرتے تھے سرکشان جہاں میرا نام سُن کر ڈرتے تھے۔ دنیا کا کوئی عیش ایسا نہ تھا جو مجھے میسر نہ ہوا ہو۔ کسی کی مجال نہ تھی کہ میری جانب آنکھ اُٹھا کر دیکھے یا آج میری یہ حالت ہے کہ فقیر اور ٹکڑ گدے بھی مجھ سے بہتر ہیں۔ اپنے جھونپڑوں میں رہتے تو ہیں۔ مجھ کو تو کہیں بھاگ جانے کی بھی راہ نہیں ملتی۔

حل الفاظ دقیق

کان میں آواز آئی = در گوشش صدا آمد

ڈرتے تھے = می ترسیدند

رشک کرتے تھے = رشک می کردند

ٹکڑ گدے = فقرائے بے نوا فقرائے مفلوک الحال

مشق بست و ہفتم

ایک ظریف کے پاس کچھ لوگ اتنی دیر تک آکر بیٹھے کہ اس کا ناک میں دم آگیا۔ ظریف نے ناچار خدمت گار کو پکار کر کہا کہ اس مکان کا قبالہ لاؤ۔ مہمانوں نے گھبرا کر پوچھا حضرات! اس وقت قبالے کا کیا کام؟ کہا جناب عالی! دیکھتا ہوں کہ مکان آپ کے نام ہے یا میرے۔ اگر آپ کے نام ہو تو میں ہی چل دوں۔ مہمان مارے شرم کے پانی پانی ہو گئے۔ اور وہاں سے چل دیئے۔ ایسے لاپرواہ اور بیکار لوگوں کو دوسروں کا وقت ضائع کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں ہوتا۔

حل الفاظ دقیق

ناک میں دم آگیا = بسیار پریشان شد۔
مارے شرم کے پانی پانی ہو گئے = بسیار منفعل گشتند
پکار = آواز داد۔
بیکار = ناکارہ۔
گھبرا کر پوچھا = سراسیمہ شدہ پرسیدند

مشق بست و ہشتم

شہریار بے شہر اور بادشاہ بے لشکر۔ ان خیالات میں غلطاں پیچاں۔ غم غلط کرتا۔ کوہ و دشت کو دیکھتا چلا جاتا تھا۔ اسی عالم میں "شال" کے قریب پہنچا، مرزا عسکری کو بھی خبر پہنچ گئی تھی۔ بے مروت بھائی نے خانہ برباد بھائی کی آمد سن کر ایک سردار کو بھیج

دیا کہ حالات معلوم کر کے لکھتا رہے۔ اِدھر سے ہمایوں نے بھی دو ملازموں کو روانہ کر دیا۔ وہ سر دار قندھار کو راستہ میں مل گئے اس نااہل نے فوراً دونوں کو گرفتار کر کے قندھار روانہ کیا اور جو احوال معلوم ہوا لکھ بھیجا۔

حل الفاظ دقیق

بے شہر = بے دیار
حالات معلوم کرنا = استفسار احوال کردن
بے مروّت = طوطا چشم۔ بدلحاظ۔
ملازموں = خدّام۔

جملہ معترضہ وہ ہے جو کسی پورے جملے کے بیچ میں بطور تعریف و دعا آئے مگر اس پورے جملہ کا جزو نہ ہو۔ جیسے کریم (خدایش بخیر دارد) مرد نیکو خصلت است۔" خدایش بخیر داد۔ جملہ معترضہ ہے جن جملوں میں امر۔ نہی۔ استفہام۔ تمنّی۔ عقود۔ ندا۔ عرض۔ قسم۔ تعجب پایا جائے، ان کو جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔ جیسے قلم آہنی بیار۔ غیبت مکن۔ چہ می کنی۔ کاش من ستم بودے۔ اُمید دارم کہ زبد خواہد آمد بہ چہار فروختم و بہ سہ خریدم۔ اے کریم بیا۔ چرا کارنمی کنی کہ منعم شوی۔ حقّا نہ خواہم رفت۔

مشق بست و نہم

جن دنوں ہمایوں شیر شاہ کے ہاتھ سے پریشان حال تھا۔ وہ دن ایسے نحوست کے تھے کہ اسکو ایک جگہ قرار نہ ملتا تھا۔ ابھی پنجاب

سے تازہ رونق پائی۔

حل الفاظ دقیق

گروہ = جماعت۔
گرنا = افتادن۔
خیال کی جاتی تھی = گمان کردہ می شد
پھرا = باز گردید۔
دینا پڑا = دادن لازم شد۔
تازہ رونق پائی = رونق تازہ یافت

مشق سی و یکم

جے پور کی پرانی راجدھانی امبر اپنی نوعیت اور قدامت کے اعتبار سے راجپوتانہ کی تاریخ میں ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے راستے کا طویل پیچ و خم جو ایک بلند کوہستانی سلسلہ سے ہو کر گزرتا ہے، اپنی متعدد دلفریبیوں کے باوجود چشم حقیقت نگر کے لئے حیاتِ انسانی کی تغیر کا ایک عبرت آموز ورق ہے۔

امبر کے متصل ایک وسیع اور سنسان میدان میں ایک قدیم اور غیر آباد عمارت استادہ ہے جو "جل محل" کے نام سے موسوم ہے۔ عمارت کی مضبوطی اور پختگی زبان حال سے عرفی کا مصرعہ معروف ہے ؎
"آثار پدید است صنادید عجم را" دہرایا کرتی ہے

حل الفاظ دقیق

راجدھانی = پائے تخت۔ دار السلطنت
دہرانا = باز خواندن
پرانی = قدیم
میدان = ہامون۔
دہرایا کرتی ہے = باز می خواند۔

میں ہے تو ابھی سندھ میں۔ ابھی بیکانیر کے ریگستانوں میں سرگرداں چلا جاتا ہے۔ جب وہ جودھپور کے سفر میں تھا تو اکبر ماں کے پیٹ میں رنج و راحت کا شریک تھا۔ اس سفر سے پھرا اور سندھ کی طرف آیا۔ یوم ولادت بہت نزدیک تھا۔ اس لئے بیگم کو امرکوٹ میں چھوڑا۔ اسی عالم میں ایک دن ملازم نے آکر خبر دی کہ مبارک ہو۔ اقبال کا تارہ طلوع ہوا۔ یہ ستارہ ایسے ادبار کے وقت جھلملایا تھا کہ کسی کی آنکھ اُدھر نہ اُٹھی۔

حل الفاظ دقیق

جن دنوں = ایامیکہ

ماں کے پیٹ میں = در شکم مادر۔

پریشان حال = سرگرداں و پریشاں

چھوڑا = گذاشت۔

شیر شاہ کے ہاتھ سے = از دستِ شیر شاہ

جِھلملانا = تافتن۔

مشق سی

یہ فیروز مند گروہ سیتاجی کو زندانِ بلا سے چھڑا کر وطن کی جانب پھرا۔ مگر اوّل اس غمزدہ قیدی کو اپنی عفت و عصمت کے ثبوت میں ایک ہولناک امتحان آگ میں گرنے کا دینا پڑا۔ کیونکہ اس زمانہ میں مشتبہ عورت کے لئے دہکتی آگ یا جلتے توے پر برہنہ پا چلنا ہی پاکدامنی کی شہادت خیال کی جاتی تھی۔ اس سخت امتحان میں کامیاب ہونے کے بعد رام چندر جی سیتاجی کو ہمراہ لے کر بڑی دھوم دھام سے اجودھیا میں داخل ہوئے اور تخت شاہی نے رام چندر جی کے جلوس

ڈریں۔ کیونکہ پہلی بات یہ ہے کہ آپ کی رہائی کے لیے جو رقم طلب کی گئی ہے وہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے۔ علاوہ اس کے آپ کو معلوم ہے کہ جو لوگ ہمیں گرفتار کرنا چاہتے ہیں وہ ایسی ذلیل اور خوار حالت میں ہیں۔ بہت تھوڑا سا روپیہ دے کر اُن کا منہ بند کیا جا سکتا ہے۔ میرے پاس اتنا روپیہ ہے کہ یہ کام بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے۔ میرے علاوہ اور دوسرے لوگ خوشی سے ضرورت کے موافق روپیہ دینے کو تیار ہیں۔

حل الفاظ دقیق

نہ ڈریں = مترسید۔ باک ندارید | گرفتار کرلیا = گرفتار کردن۔
بڑی رقم = رقم کثیر | ضرورت کے موافق = حسب ضرورت

مشق سی و چہارم

(S. L. C. Exam. 1917)

س۔ واحد لکھو:۔
اخلاق۔ عوائب۔ جرائم۔ نوادر۔ امثال۔ سیر۔ وزرا۔ ارباب۔ فنون۔ محافل۔

ج۔ خلق۔ عیب۔ جرم۔ نادر۔ مثل۔ سیرت۔ وزیر۔ رب۔ فن۔ محفل۔

س۔ مندرجہ ذیل خط کشیدہ الفاظ میں اضافت کس قسم کی ہے۔ بیان کرو:۔

خبرداری از استخوانِ قفس
که جانِ تو مرغ است و نامش نفس

نگہدار فرصت کہ عالم دمے است
دمے پیشِ دانا بہ از عالمے است

مشق سی و دوم

نسیمہ گزر گئی۔ وہ پھر بھی زندہ ہے۔ اس کے پُرسکون چہرہ سے درد و کرب کے آثار دور ہو چکے ہیں جو اکثر بیماری کے دوران میں طاری ہو جاتے ہیں۔ اسی کو دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ وہ سو رہی ہے ...... بہت میٹھی نیند اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی دھوکا ہوتا ہے کہ سانس کی آواز بہم کانوں میں آ رہی ہے۔ موت کی زردی، عالم نزع کی تکلیفیں اور مصیبتیں، اور اس کے بعد پیشانی پر بل کھائی شکنیں؛ وہ شکنیں جو انتہائی کرب کے بعد پڑ جایا کرتی ہیں یا نیلی دھاریاں جو پلکوں کے ارد گرد نمایاں ہو جاتی ہیں؟ کہاں ہیں یہ آثار؟ شاید اس کی موت نے ان نشانات کو بھی معدوم کر دیا تھا یا اس کے خاموش حسن اور پُرسکون جمال نے اس کے چہرے پر یہ توازن قائم کر دیا ہو۔

حل الفاظ دقیق

گزر گئی = مُرد۔ رحلت کرد۔
دور ہو چکے ہیں = مفقود گشتہ اند۔
سانس = نفس۔
چہرہ = رُخ۔

میٹھی نیند = خواب شیریں۔
تکلیفیں = صعوبات۔ مصائب۔
بل کھائی ہوئی = خم دار۔ پُر شکن۔
دھوکا ہوتا ہے = ایں غلط فہمی می شود

مشق سی و سوم

میں آپ سے بہ منت عرض کرتا ہوں کہ آپ کسی بات سے نہ

فارسی قاعدے سے اس لفظ کی بناوٹ تحریر کرو۔

س۔ خاک زاد۔

ج۔ خاک زاد = اسم مفعول سماعی۔ دراصل زادۂ خاک تھا۔ بہ ترکیب اضافی۔ پھر اضافت مقلوب سے خاک زاد یا خاک زادہ ہوگیا۔

ساٹھ برس کے سن میں دُرِ شہوار صدفِ بطن بانوئے خجستہ اطوار سے پیدا ہوا۔ چھوٹا بڑا اس کی صورت کا شیدا ہوا۔ اس روح افزا کا فیروز بخت نے جان عالم نام رکھا۔ شب و روز پرورش سے کام رکھا۔ حسن اللہ نے یہ عطا کیا کہ نیرِ اعظم چرخ چہارم پر رعب جمال سے تھرایا اور ماہِ باوجود داغ غلامی تاب مشاہدہ نہ لایا۔ اس نقش قدرت پر تصور مانی و بہزاد حیران اور صناعی آزر کی اس لعبت حقیقت کے روبرو پشیمان۔ کاسۂ سر سراسر شور جوانی، زورِ شباب سے معمور، آنکھیں جھپکانے والی دیدۂ غزالانِ ختن کی شرابِ عشق کے نشہ سے چکنا چور۔

حل الفاظ دقیق

چکنا چور = سرمست۔

شیدا = فریفتہ۔

جوانی = شباب۔

نام رکھا = نامید۔

استخوان قفس، اضافت تشبیہی۔ جان تو، تخصیصی۔ پیش دانا، تخصیصی۔

S.L.C.E. 1921:

ایک دن کا ماجرا ہے کہ سواری کو تیار کرا کر سب یار آشناؤں کو لے کر میدان کی طرف نکلا۔ عجب طرح کا ایک پہاڑی قطعہ دیکھا کہ جدھر نظر جاتی تھی کوسوں دور تک سبزہ اور پھول ہی پھول نظر آتے تھے۔ یہ سماں دیکھ کر گھوڑوں کی باگیں ڈال دیں اور قدم قدم سیر کرتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ ناگاہ اس صحرا میں ایک کالا ہرن ہمارے گھوڑوں کی سُم کی آہٹ پا کر چوکنا ہوا اور سر اُٹھا کر دیکھا اور آہستہ آہستہ چلا۔ میرا گھوڑا ایسا پرند تھا کہ بارہا ہرنوں کے اوپر دوڑا کر اُن کی چھلانگوں کو بھلا کر ہاتھوں سے پکڑ لیتے تھے۔ اس کے پیچھے دوڑا۔ وہ دیکھ کر چھلانگیں بھرنے لگا۔

حل الفاظ دقیق

سواری = رکوب۔
لال = سُرخ۔
چوکنا = باخبر۔ خبردار۔

باگیں = عنان، لجام۔
ہرن = آہو۔
پرند = طائر۔

مشق سی و پنجم

عربی واحد و جمع لکھو۔

مں۔ تلمیذ۔ معرفت۔ عالم۔ سیرت۔ عاصی۔ عابد۔
ج۔ تلامذہ۔ معارف۔ علماء۔ سیر۔ عصاۃ۔ عباد۔

صبا بلطف بگو آں غزال رعنا را   کہ سر بکوہ و بیاباں تو دادۂ ما را

اس شعر کا خلاصہ مطلب اس سے زیادہ نہیں ہے کہ ہم صرف معشوق کی بدولت پہاڑوں اور جنگلوں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس ایمیجینیشن (imugination) کا عمل خیالات میں اگر ہو بھی تو نہایت خفیف اور مختصر ہوگا۔ مگر الفاظ میں اس نے وہ کرشمہ دکھایا ہے جس نے شعر کو بلاغت کے اعلیٰ درجہ پر پہنچا دیا۔ شوق نے ایسا خود رفتہ کر دیا ہے کہ جو چیز پیغامبر ہونے کی قابلیت نہیں رکھتی اُسی کے ہاتھ پیغام بھیجتا ہے۔ پھر معشوق حقیقی کو جس کی ذات بے نشان ہے بطور استعارہ کے غزال رعنا سے تعبیر کرنا خوبی سے خالی نہیں۔

حل الفاظ دقیق

مارے مارے پھرتے ہیں = کوچہ گردی می کنیم | پیغام بر = قاصد۔

مشق سبق و ہفتم

ہماری ازدواجی زندگی کا ایک اور دردناک پہلو ہے جس کا تعلق اگرچہ صرف مسلمانوں سے ہے تاہم نظر انداز نہیں کر سکتے اور وہ دین مہر ہے شرعاً یہ بیوی کا حق ہے جسے شوہر غصب کر لیتے ہیں یا عورت عدالت میں اگر چارہ جوئی کرے تو تباہ ہو جائے اور صرف اس سبب سے کہ شان بڑھے اتنی بڑی رقم، رقم مہر قبول کر لی جاتی ہے جسے شوہر عمر بھر ادا نہیں کر سکتا، نہ واجب الادا سمجھتا ہے لیکن

مشق سی و ششم

ترکیب نحوی کرو:-

کسے صدر خجند را در خواب دید
کہ او از پائے یتیمے خارے بہ کند

نثر

- جملہ بیانیہ
  - جملہ فعلیہ مبین
    - دید .... فعل
    - کسے .... فاعل
    - مفعول
      - صدر - مضاف
      - خجند - مضاف الیہ
    - را — علامت اضافت (محذوف)
    - متعلق فعل
      - در — جار
      - خواب - مجرور
  - کہ ---------- حرف بیان
  - جملہ فعلیہ بیان
    - بکند — فعل
    - او — فاعل (محذوف)
    - خارے — مفعول
    - متعلق فعل
      - از — حرف جار
      - مجرور
        - پائے - مضاف
        - یتیمے - مضاف الیہ

حصّہ دوم

۳۷ مشقیں فارسی سے اردو میں ترجمہ کرنے
کے لئے مع حل الفاظ دقیق

اگر میاں بیوی میں موافقت نہ ہوئی تو بیوی کبھی اپنی زندگی میں دعویدار ہوتی ہے۔ زیادہ تر اس کے مرنے پر ورثا شوہر کی جائداد پر دعویٰ کر دیتے ہیں جس سے شوہر اور اس کی جائداد تباہ ہو جاتی ہے۔ بیوی کیسی ہی بدمزاج کیوں نہ ہو شوہر مہر کے خوف سے طلاق کا نام نہیں لیتا۔ سہتا ہے سسکتا ہے اور چوں نہیں کرتا۔

حل الفاظ دقیق

دردناک = اندوہ گیں
سسکتا ہے = آہ و زاری می کند
زوجہ = بیوی

چوں نہیں کرسکتا = چون و چرا نہ تواں کرد
موافقت = یگانگی۔

هنگام بہار بلبل نغمہ سرائی می کند۔ جاروب کشیدہ خانہ را پاک کن۔ متاعِ خانہ فروختہ ام۔ خالد دست زاغ غنیمت نمی شمارد۔ کاشکی گدا را نان دادمے۔ اگر کریم دیدہ شود شناختہ شود۔ اسپ خریدہ شد۔ من اورا خواہم طلبید

حل الفاظ دقیق

نا بردہ = بغیر برداشت کیے ہوئے | ہنگام = وقت
زاغ = کوّا۔ | جاروب کشیدہ = جھاڑو دے کر۔

مشق سوم

والد بزرگوارم موضع سیکری را کہ محل ولادت من بود۔ بوجود مبارک وابستہ پائے تخت ساختند و در عرصہ چہار دہ و پانزہ سال آں کوہ و صحرا شہرے شد۔ مشتمل بر انواع باغات و عمارات و منازل و چاہ ہائے دلکش بعد از فتح گجرات ایں موضع بہ فتح پور موسوم گشت۔ چوں بادشاہ شدم بہ خاطر رسید کہ نام خود را تغیر باید داد کہ ایں اسم محل اشتباہ است بنام قیاصرۂ روم۔ علم غیب بہ خاطر انداخت کہ کار بادشاہان جہاں گیری است۔ خود را جہانگیر نام ہم ولقب نورالدین سازم۔

حل الفاظ دقیق

محل = مقام | مشتمل = شامل ہونا۔
پانزدہ = پندرہ | اشتباہ = شک۔

مشق اول

ع بکن پنبۂ غفلت از گوش دور۔ از تو در جہاں غمناک تر کیست؟ من نیز از درد خالی نیم۔ جانم پردۂ غم است۔ رویت بکدام آستانہ است۔ استخوانم زسودۂ محنت است۔ تو در خرمن من آتش زدہ۔ دروغ گو را بدر خانہ باید رسانید۔ دُرِ یتیم از کجا آوردی؟ پارچہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت۔ درحق بندہ دعائے می کردہ باشید۔ زر بر سر فولاد نہی نرم شود۔ نیم خوردۂ سگ ہم سگ را باید شعر

ہرچہ دانا کند کند ناداں
لیک بعد از خرابی بسیار

حل الفاظ دقیق

بکن = نکال ڈالا۔
پنبۂ = روئی
نیم خوردہ = جھوٹا۔
پس خوردہ = بچا ہوا۔

دروغ گو = جھوٹ بولنے والا۔
آستانہ = ڈیوڑھی۔
لیک = لیکن۔
دُرِ یتیم = یکتا موتی

مشق دوم

کریم بر فرش زمین نشستہ نامہ می نویسد۔ نابردۂ رنج گنج میسر نمی شود۔ یار من در گلشن خنداں می رفت۔ زاغ در ہوا بال و پر می جنباند۔ حامد در صحرا از بیم وحوش اُفتاں و خیزاں می گریخت۔ کتاب را وا کن و بخواں۔ جامہ ندارم دامن از کجا آرم۔ بُت در بتکدہ می باشد۔

حرف شرط :- یہ حروف دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں۔ پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جیسے اگر - گر - ار - دگر - در - چوں - چو -

ع دلا گر خردمندی و ہوشیار ع بخیل ار بود زاہد بحر و بر -

ع چوں پیر شوی حافظ از میکدہ بروں شود - ہر گاہ مرا طلب کنی خواہم آمد -

حرف عطف :- یہ حروف دو یکساں کلموں یا جملوں کو جوڑتے ہیں - پہلے کو معطوف علیہ دوسرے کو معطوف کہتے ہیں - جیسے زید و بکر آمدند -

حرف جار :- حرف جار وہ حروف ہیں جو کسی اسم یا ضمیر کے شروع میں رہتے ہیں اور اُن کے معنی کا تعلق فعل سے ظاہر کرتے ہیں - جیسے از - با - بر - تا - بہر - برائے - در - اندر - برا -

امثلہ :- از کلکتہ تا بمبئی رفتم - با من رشتی کمن - او بر صندلی نشست - بہر خدا ستم روا مدار - در خانہ کیست ؟ خدا را نگاہ کرم کن

مشق پنجم

آوردہ اند کہ در ولایت حلب بیشہ بود - مشتمل بر درختاں بسیار - دراں جا شیرے بود کہ ہموارہ بخون ریختن جانوران مشغول بودے - سیاہ گوش کہ ملازم او بود - چوں صورتِ حال بدیں منوال دید از نتیجہ

منازل = منزل کی جمع یعنی مکانات

دو دوام = جنگلی جانور۔

تغیر باید داد = تبدیل کرنا چاہیے۔

ولادت = پیدائش۔

موسوم است = نام رکھا گیا۔

قیاصرہ = قیصر کی جمع روم کے بادشاہوں کا لقب۔

مشق چہارم

دو امیرزادہ در مصر بودند۔ یکے علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبۃ الامر یکے علامہ گشت و آں دیگر عزیز مصر شد۔ پس توانگر بہ چشم حقارت در فقیہ نظر کرد و گفت من بہ سلطنت رسیدم تو ہمچناں درمکتب بہ ماندی۔ گفت اے برادر شکر نعمت باری عز اسمہ، ہم چناں بر من افزوں تر است کہ میراث پیغمبراں یافتم یعنی علم و ترا میراث فرعون وہامان رسید یعنی ملک مصر۔

حل الفاظ دقیق

امیرزادہ = امیر آدمی کا لڑکا

عاقبۃ الامر = آخر کار

میراث = ورثہ

علامہ = بڑا عالم

بہ چشم حقارت = ذلت کی نگاہ سے

حقارت = ذلت۔

حروف معنوی کا بیان

حروف معنوی:- حرف ندا۔ حرف ندبہ۔ حرف عاطفہ۔ حرف استثنا۔ حرف شرط۔ حرف جار۔ حرف استفہام۔ حرف تعجب۔ حرف تنبیہ۔

ستمکاری او بتر سید و می خواست کہ ترک ملازمت گیرد۔ دریں فکر روئے بہ صحرا نہاد و بر کنار بیشہ موشے دید کہ بجہد تمام بیخ درختے می برد۔ درخت بزبانِ حال با او می گفت۔ اے ستمگار! چرا از تو آزار بنیادِ حیات مرا زیر و زبر می سازی و مردم را از راحت سایہ و منفعت میوۂ من محروم می گردانی۔ موش بہ زاری او التفات نا نمودہ۔ ہماں جفاکاری اشتغال داشت کہ ناگاہ مارے بیروں آمد و قصد موش کردہ یکدم او را فرو بُرد۔

حل الفاظ دقیق

ہموارہ = ہمیشہ۔ دائم۔

فرو بُرد = نگل لیا۔

خون ریختن = خون بہانا۔

اشتغال = شغل۔

سیاہ گوش = بن بلاؤ۔

منفعت = فائدہ۔

مشق ششم

سیاہ گوش ازیں صورت تجربہ دیگر اندوخت کہ آزار دہندہ خبر آزار ندارد۔ درہمیں حال کہ مار از خوردن موش فارغ شدہ در سایۂ درخت حلقہ زد، خار پشتے در آمد، دُم مار بہ دہن گرفتہ بہ دہن فرو کشید۔ مار از غایت اضطراب خود را بر زمے می زد تا ہمہ اعضائش بہ نوک خار سوراخ دار شدہ جان بمالک سپرد۔ سیاہ گوش از صفحۂ اعتبار رقمے دیگر مشاہدہ نمود۔ ناگاہ روباہ گرسنہ در آں جا رسید و خار پشت را دیدہ، در جست و حلقش بگرفت و سرش را

برکندہ باقی اجزا را بخورد ہنوز روباہ را فراغت کلی نہ شدہ بود کہ سگ بزرگ توی الجثہ از گوشہ در آمد۔ روباہ را از بیم بدرید۔ سیاہ گوش در ملازمت شیر آمدہ اجازت رفتن از آں پیشہ طلبید۔

حل الفاظ دقیق

حلقہ زد = کنڈلی ماری۔
خارپشت = ساہی۔
تبر = کلہاڑی۔
آزارندہ = ستانے والا۔

مشق ہفتم

ا۔ کاتبے را گفتند کہ کاغذے بنویس۔ گفت پائے من درد می کند۔ گفتند درچہ جلیست۔ گفت چوں من خطے می نویسم۔ بغیر از من ہیچ کس نتواند خواند۔ ہر آئینہ مرا طلب دارند پس درد پائے مانع باشد۔

ب۔ آوردہ اند کہ حکیمے رنجور شد۔ مردمان بہ عیادت او آمدند و تا دیر نشستند۔ حکیم ملول شد۔ یکے از میاں گوفت مارا نصیحتے گوئے۔ گفت اگر بہ عیادت روید دیر نشینید۔

ج۔ والدۂ سکندر اعظم زن بسیار فراخ حوصلہ بود۔ لاکن بسا اوقات باعث آزار پسر خود بود۔ چوں سکندر در ایشیا کوس فتوحات می کوفت۔ اکثر از مال غنیمت تحائف بیش بہا در خدمت مادرش فرستاد او آنہا را قبول می کرد۔ سکندر بوقت مراجعت از او عرض نمود کہ در غیر حاضری او معترض نخواہد شد۔ بلکہ زمام سلطنت

را بخیر و خوبی انجام دہد۔

حل الفاظ دقیق

کاغذ = خط۔
زمام = لگام۔
معترض = اعتراض کرنے والا

فراخ حوصلہ = حوصلہ مند۔
کوس = نقارہ۔
عیادت = بیماری میں پوچھنا مزاج پرسی کرنا۔

مشق نہم

در ممالک چین استعمال باد زن بسیار متعارف است چرا کہ ہیچ کس را اجازت نیست کہ از خانہ بے باد زن برون آید۔ اگر ہوا سرد باشد ایں عمل را بیشتر از برائے زینت و زندگی می کنند۔ نہ از برائے ضرورت۔ دستہ باد زن را از اقسام چیزہا می سازند۔ مثلاً از چوب و دندان فیل و آبنوس و اصل باد زن را از ابریشم و گیاہا خوشبو می کنند و بر دستہ نصب می نمایند۔ در آنہا اکثر اشعار و نکات سخن ہای نگارند۔ و نیز متعارف است کہ بطریق سوغات و ہدیہ برائے یک دیگر باد زن را می فرستند۔

حل الفاظ دقیق

باد زن = پنکھا۔
متعارف = مشہور معروف رائج
اکابر = بڑے بڑے آدمی۔

دندان فیل = ہاتھی دانت
آبنوس = ایک قسم کی لکڑی۔
ابریشم = ریشم

مشق دہم

زبان فارسی در ایشیا مثل زبان فرانسہ در آروپا است۔ در تمام ممالک ایشیا فارسی گفتہ یا فہمیدہ می شود۔ اما مرکز آں ایران است۔ خوبی و بدی۔ فارسی ہر جا را باید بہ فارسی ایران سنجید۔ من در فرنگستان دیدم ہندیان مثل ما ایرانیاں حرف نمی زدند۔ تلفظ شاں طورے دیگر است و کلمات را ہم برائے معنی دیگر استعمال می کنند۔ اول خیال کردم کہ شاید در زبان انگلیسی ہم ہمی طور می کنند وقتے کہ بہ اوشان در آں زبان حرف زدم دیدم تلفظ انگلیسیاں را اصطلاحات ہم ہماں است۔

حل الفاظ دقیق

حرف زدن = بات کرنا۔	فرانسہ = فرانسیسی۔
باید سنجید = تولنا چاہیئے۔	آروپا = یورپ۔
اوشاں = وہ لوگ۔	ہندیاں = ہندوستانی۔

مشق یازدہم

در روزگار پیشین رائے بود ضعیف حال و کلبہ دانشنے تنگ و تیرہ۔ گربہ بہ او مصاحب بود کہ روئے نان ندیدہ و بوئے گوشت نہ شنیدہ۔ اگر ناگاہ موشے بہ چنگ او افتادے رویش از شادی برافروختے و تا یک ہفتہ بے غذا گذرانیدے۔ روزے از نہایت

بے طاقتی بہزار دقت بر بالائے بام رفت۔ دید کہ بر بالائے بام گربہ ہمسایہ می خرامد و از غایت فربہی قدم آہستہ آہستہ برمی دارد۔ گربۂ نحیف چوں از جنس خود بداں فربہی و تازگی دید حیراں شدہ فریاد برداشت کہ تو بدیں لطافت از کجائی۔ شوکت و قوت تو از کجا است؟ ہمسایہ جواب داد کہ من ریزہ خوار بادشاہ ام و ہر صباح در بارگاہ حاضر شوم۔ چوں خوانِ دعوت بگسترانند دلیری و مردانگی نمودہ از گوشتہائے فربہ لقمہائے چند دربایم تا روز دیگر آسودہ حال بسر می برم۔

حل الفاظ دقیق

روزگار پیشیں = پرانے زمانے میں
غایت = بہت زیادہ
کلبہ = جھونپڑی۔
می خرامد = چلتی ہے
نحیف = کمزور
بسر برم = بسر کردن۔

حروف ندا:۔ وہ ہیں جو پکارنے کے کام آتے ہیں۔ جیسے یا اللہ۔ اے رند۔ زیدا۔

حروف ندبہ:۔ وہ ہیں جو رنج اور افسوس کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ جیسے وا زیدا۔ دریغا۔ وائے دردا۔

حروف استثنا:۔ وہ ہیں جو متعدد شئے میں سے کسی شئے کے خارج کرنے کے لیے استعمال ہوں۔ جس سے کوئی شئے خارج کی جائے اُسے مستثنیٰ منہ اور جو شئے خارج کی جائے اُس کو مستثنیٰ کہتے ہیں۔ حروف استثنا یہ ہیں۔ مگر۔ جز۔ دون۔ سوا۔ غیر۔ اِلّا۔

ماسوا ۔ ماورا ۔

حروف استفہام :۔ یہ آغاز جملہ میں سوال پوچھنے کے واسطے آتے ہیں ۔ جیسے آیا ۔ کہ ۔ چہ ۔ کس ۔ کدام ۔ کجا ۔ کو ۔ کے ۔ چون ۔ چگونہ ۔ چساں ۔ چوں ۔ چرا ۔

مشق دوازدہم

درراہ صحبت شعرائے متاخرین ایران درمیان آمد ۔ و یک اطلاع مہمی از مہمان حاصل کردم ۔ آن این است کہ گفتم شعرائے متقدمین اشعار مشکل بہ مضمون می گفتند ۔ ولے در متوسطین این رسم بود کہ طریقۂ رودکی و سعدی راکہ اشعار صاف و شیریں می گفتند ترک کردہ اشعار مشکل مضمون می گفتند ۔ ولے متاخرین ہماں طریقہ متقدمین را تجدید کردند ۔ مہمان گفت ہمہ شعرائے متوسطین در زمانہ سلاطین گورگانیہ بہ ہند رفتند و طریقۂ شاعری خود شاں را دراں ترویج کردہ اند و تاکنوں ہماں طریقہ در شعرائے ہند جاری است در فارسی و اردو بہ ہماں طریق شعری گویند ۔

حل الفاظ دقیق

صحبت = بات چیت ۔

متاخرین = آخر کے (موجودہ زمانہ کے)

شعرائے متقدمین = پرانے شاعر

متوسطین = درمیانی زمانے کے

مہمی = خاص بات ۔

ادق و مرصع = بامعنی

ترویج دادن = رواج دینا ۔

مشق سیزدہم

در لندن بر در ہر خانہ از اعالی و ادانی دو ستون ساختہ اند و بر ہر ستون فانوسے از شیشہ نصب کردہ اند۔ کہ از اول شب تا صبح روشن اند۔ و در رفت و آمد کوچہ و بازار احدے محتاج بہ چراغ و مشعل نیست۔ و گر بیگانہ در آں شہر در آید۔ چناں پندارد کہ چراغاں کردہ اند۔ مسافر اگر شب و روز قطع مسافرت نماید ہر جا کہ خواہد آرائش کند مختار است۔ بر رودخانہائے کوچک و انہار صغار پل بستہ اند کہ تردد بآسانی شود و در کل قلمرو راہ ناہموار سنگلاخ کہ باعث زحمت مترددین گردد نیست۔

حل الفاظ دقیق

اعالی = امراء
انہار = نہر کی جمع۔
احدے = کوئی بھی
فانوس = گلوب۔
سنگلاخ = پتھریلی۔

رودخانہ = دریا۔
ادانی = ادنیٰ کی جمع۔ غریب اور چھوٹے لوگ
صغار = چھوٹی۔ صغیر کی جمع
بیگانہ = اجنبی
قلمرو = سلطنت

مشق چہاردہم

پدر بزرگوارم شیخ ابو الفضل را کہ از شیخ زادہ ہائے ہندوستان ہنر بود فضل و دانائی امتیاز تمام داشت و ظاہر خود را بہ زیور اخلاص

بہ قیمت گراں سنگ بہ پدرم فروختہ بود از صوبہ دکن طلب داشتند و چوں خاطر او بہ من صاف نبود ہمیشہ در ظاہر و باطن سخنان ظاہر و باطن مذکور ے ساختند۔ و دریں ایام کہ بنا براں فتنہ انگیزاں خاطر مبارک والد بزرگوار ی الجملہ از من آزردگی داشت یقین بود کہ اگر دولت ملازمت دریابد باعث زیادتی آں غبار خواہد گشت۔

حل الفاظ دقیق

فضل و دانائی = بزرگی و عقلمندی
فتنہ انگیزاں = فساد کرنیوالے۔
اخلاص = سچائی۔

آزردگی داشت = خفا تھا
خاطر صاف نبود = کشیدگی تھی۔
اس عناد کا = اندرونی کشیدگی کا

مشق یازدہم

جوش بہار و خرمی روزگار بود۔ باجمعے از یاران خود بصحرا رفتم و اسپ تاختم۔ اسپ درد دیدن بیفتاد و استخوان دست راست من کوفتہ شد۔ تا یک سال۔ بہ اصلاح نیامد۔ استاداں ہر گونہ معالجہ کردند و رنجے صعب کشیدم و پس از چندے کہ از وجع تسکین یافتہ بود و ہمچناں بیکار و بار گراں بود و چوں خوے بنوشتن قلم بدست چپ گرفتہ مسودہ می کردم دوراں مصیبت شعر بسیارے گفتہ ام۔ ازیں جملہ ساقی نامہ است۔ تخمیناً یک ہزار بیت است بہ غایت سنجیدہ و بہ متانت گفتہ شدہ تا آنکہ حق تعالیٰ ازاں درد والم مرا صحت بخشید۔

حل الفاظ دقیق

جمعے از یاران = دوستوں کا گروہ
باصلاح نیاید = درست نہ ہوسکی۔
اُستخوان = ہڈّی
معالجہ = علاج
کوفتہ شد = ٹوٹ گئی۔
تخمیناً = اندازاً
صحت بخشید = اچھا کردیا
صعب = سخت

مشق شانزدہم

بالجملہ در اصفہان مکانے عمارتش را وسیع کرد۔ بعد ازیں عازم سفر حجاز شدہ از راہ شام بیت الحرام مشرّف شدہ بہ بغداد باز گشت۔ وچندے در مشاہد۔ متبرکہ عراق بسر بردہ باصفہان مراجعت نمود۔ واز اہالی آں جا حاجی عنایت اللہ اصفہانی را کہ از اتقیاء اخیار بود۔ بہ ایشاں موافقت پدید آمد۔ وصبیّہ خود را بہ ایشاں تزویج نمود۔ اولاد منحصر در چہار پسر بود۔ مولود نخستین ایں بے مقدار است وسہ برادر یکے در کودگی و دیگرے در عنفوان در گذشتند۔

حل الفاظ دقیق

بیت اللہ = خانۂ کعبہ
بے مقدار = عاجز
صبیّہ = لڑکی
اتقیاء = پرہیزگار لوگ
اخیار = جمع خیر کی۔ نیک لوگ۔
اہالی = رہنے والے
عنفوان = شروع جوانی
تزویج نمود = نکاح کر دیا

مشق ہفت دہم

اکبر جامع اوصافے بود کہ عقل دراں حیران است۔ دلے روشن و دانشے خدا داد و اقبال ایزدی داشت۔ اگر راست جوئی سببش ہمیں است کہ دامن دلش از غبار تعصب صاف بود۔ گویند کہ دستے و خطے و سوادے از علم نداشت۔ روزے سفیر روم رسید و بحضرت عالی گذارش نامہ گزرانیدہ۔ اکبر نامہ واژگوں در دست گرفت۔ سفیر تبسم کناں بنگریست۔ فیضی دریافتہ ضبط نتوانست و گفت۔ در حضرت ما سخن گویند پیغمبر ما نیز اُمّی بود۔ با ایں ہمہ در تاریخ آگہی تمام داشت۔ خصوصاً قصص ہند را نیکو دانستے۔ بہ نظم و اشعار بگرفتے نتیجہ اش را نیکو دریافتے۔

حل الفاظ دقیق

جامع = مکمل

دلے روشن = ایک سمجھدار دل

دانشے خدا داد = فطری ذہانت

ضبط نتوانست = اپنے کو روک نہ سکا

اُمّی = جاہل۔ ناخواندہ۔

مشق ہیز دہم

فرزند عالی جاہ۔ پسرانِ شمشیر خاں چرا جدا شدند۔ استغنائے آنہا را سببے نخواہد بود۔ قدما را بہ اندک حرف برانداختن و از جدیدان توقع کار داشتن محض بے معنی است آفتاب مشرق بدپولد

وانساں درچنیں خیال ہر حال اگر حضور اقدس بیایند و منصب بادشاہی اختیار نمایند۔ مضائقہ نداریم۔

حل الفاظ دقیق

جدا شدند = چلے گئے
بر انداختن = نکال دینا
جدیداں = نئے
منصب = عہدہ
آفتاب = زندگی کا سورج
مضائقہ نداریم = ہم کو کوئی اعتراض نہ تھا

مشق نوازدہم

گاوے درگلہ خود سالار بود درمیان گاوان بقوت سر دن نامدار۔ چوں گرگ روئے بر ایشاں آوردے۔ آفت دے بزخم سر دن دور کردے۔ ناگاہ دست حادثہ بروئے شکست آورد و سر دن را آفتے رسید۔ بعد ازاں چوں گرگ را دیدے۔ درپناہ گاوان دیگر خزیدے۔ ازو سوال کردند۔ ہیچ جواب نداد۔

آغاز صحیفۂ معانی　　برنام خدائے آسمانی
خلاق جہاں بہ بے نیازی　　فیاض کرم بکارسازی
در دامنِ گل نسیم پرورد　　در بطنِ صدف نسیم پرورد

حل الفاظ دقیق

صحیفۂ معانی = اچھے مطالب کی کتاب
خزیدے = بھاگ جاتی

سالار = سردار | گسترد = بچھایا
بے نیازی = بغیر کسی حاجت کے | نیلوفری = نیلا

مشق بستم

آوردہ اند کہ روباہ گرسنہ بطلب طعمہ از سوراخ برآمد ہر جانبے تگاپوئے می کرد۔ ناگہاں بوئے کہ آسائش روح او باشد شنیدہ جانب او شتافت۔ پوست مار تازہ دید کہ یکے در آں گوشت خوردہ بود پوست رہا کردہ۔ چشم روباہ ازاں روشنائی یافت و تن او توانائی گرفت۔ آں را بہ چنگال گرفتہ روئے بگوشہ تہار۔ درمیان راہ گذرش بہ کنارِ جوئے افتادہ مرغان فربہ دید کہ در آں صحرا می چریدند و غلامے زیرک نگہبانی ایشاں می کرد۔

حل الفاظ دقیق

تگاپوئے = دوڑ دھوپ | پوست = کھال
چنگال = چنگل | روشنائی یافت = آنکھوں میں روشنی پیدا ہوئی

مشق بست و یکم

آں مار سیاہ بعد ازاں نزدیک آں ساغر پُر شراب آمدہ بہ بوئید چوں رائحہ ئمے بہ مشامش رسید مستانہ سر بالا کردہ از غلطیان غضب در رہائی عرق بر کنجہ ظاہر کردہ۔ قطرہ چند برنگ زرد مائل سبزی از دہان دراں ساغر پُر شراب چکانیدہ از راہے

مشاہدہ چنیں حال بسیار متعجب گشت۔ چوں ساعتے بریں بر آمد مرد کہ از خواب بیہوشی بیدار گشت۔ ساغرے پُر از مل سُرخ چوں گل نہادہ چوں بقدرے نشہ رو آوردہ بود بلا تماشی آں ۔ اغ ہلاہل آلود رابیک جُرعہ فرد بُرد ودر نیم لحظہ سم قاتل سرایت کرد۔ داد داعیٔ اجل رالبیک گفت۔

حل الفاظ دقیق

رائحہ = خوشبو
از غلطیاں غضب در نہائی = منہ کے اندر سے
نشہ رو آوردہ بود = نشہ اُتر گیا تھا
ہلاہل = بڑا سخت زہر
کفچہ = چمچا۔ کفگیر۔ چمچ۔

مشق بست ودوم

آخر شب کہ ہنگام بانگ خروس و صدائے موذن نزدیک بود۔ آواز پایش بگوشم رسید وہم اصطکاک در بلند شد۔ ایں مرتبہ ظن بیقین پیوست و در سویدِ عصمتش رخنۂ ضلالیت پدید آمد۔ ناظر بجہت انکشاف ایں رمز وانکشاف ایں عمیق متوجہ شدہ واضطرار واضطراب در دل راہ یافت شبے بواسطہ نگا فتن گرہ از روئے کار آں نابکار و دریافتن اسرار در ابتدائی شب بیدار نشستہ و سر بخواب نگذاشتم۔ دیدم کہ از بیداری من آثار ملال بر چہرہ آں خفتہ بخت ظاہر می گشت د برمزد ایما تکلیف خواب می نمود۔ چوں بر ارادۂ ناصوابش اطلاع یافتم از روئے مصلحت سر بیالیں نہادم و لحاف بر سر کشیدہ مانند

خفتہ، نفس نیز زدن آغاز کردم۔

حل الفاظ دقیق

خروس = مُرغا
انکشاف = طلب دریافت امرے
اصطکاک = دو چیز سخت را آویز بر یکدیگر کوفتن
ناصواب = غلط

برمز و ایما = حیلہ و بہانہ سے
عصمت = پاکدامنی
نابکار = پاجی
سور = شہر پناہ۔ فیصل۔ چھوٹی چیز
ضلالت = گمراہی

مشق بست و سوم

از معائنہ ایں حال آتش غم در نہاد آں بدنہاد در گرفت و وسراسیمہ باز بہ کلبہ دوید بیک دست تیغ آبدار و بدست دیگر شمع گرفتہ غضبناک بیروں آمد و دیوانہ وار در نخلستان بہر سو دویدن آغاز کرد تا از کسے کہ بدیں امر مبادرت نمودہ انتقام کشند۔ چوں از قاتل نشانے نیافت مایوس برگشت ولاش قلندر را بر دوش برداشت۔ و ازانجا بفاصلہ یک فرسنگ بردہ در رود انداخت۔ و غمگین دلول از رود متوجہ شہر شد۔

حل الفاظ دقیق

نہاد = جسم
مبادرت = جلدی کرنا
بد نہاد = بری خصلت کا۔ بد ذات
سراسیمہ = پریشان

قلندر = فقیر جو پابند شرع نہ ہو۔
نخلستان = کھجور کے پیڑوں کا جھنڈ
فرسنگ = تین میل (ہر میل چار ہزار گز کا اور ہر گز چوبیس انگل کا ہو)

تشبیہہ:- ایک گو شئے کو دوسری شئے کے مثل قرار دینے کو کہتے ہیں۔ جس کو تشبیہہ دیتے ہیں اُس کو مشبہ اور جس کے ساتھ تشبیہہ دیتے ہیں اس کو مشبہ بہ کہتے ہیں جیسے رُخ ہمچو ماہ۔ رُخ مشبہ اور ماہ مشبہ بہ ع شبنم بہ روئے تو رویش ہچوں مئی گردید۔

حرف ظرف:- مقام اور وقت کے لئے آتے ہیں۔ جیسے سنگلاخ۔ گلزار۔ کوہسار۔ قلمدان۔ بارگاہ۔ رنگبار۔ بتکدہ گلستاں وغیرہ۔

مشق بست وچہارم

گلبن آرایان بساتین اخبار ونخل پیرایان فرادیس اسمار گلدستۂ سخن تازہ تر از نسرین دلنسترن از ین باغ کہن چنیں بزم بیان آوردہ اند کہ در ملکے از ممالک ہند تاجورے بود۔ بہرام شکوہ بہرے دانش نامکار نام آزادہ سرد سرابستان سلطانی نونہالی اقبال جابازش شمشاد وش در چمن شباب چمیدن آغاز کردہ دیر صفحۂ گلشن خط ریحاں

تازہ حسن بخز... پذیرفتہ۔ باوجود صغر سن از دانش وفضل نصیبے وافی داشت و از فہم فراست بہرۂ کافی۔

حل الفاظ دقیق

بساتین = جمع بُستان = باغات
سرابستاں = پائیں باغ
آبسال = بوستاں
فرادیس = جمع فردوس۔ جنت

خطِ ریحاں = سبزہ آغاز
وافی = پورا
بہرۂ کافی = کافی حصہ
صغرِ سن = بچپن

مشق بست و پنجم

دید موسیٰ یک شبانی را بہ راہ
کو ہمی گفت "اے کریمی وائے اللہ
تو کجائی! تا شوم من چاکرت
چارقت دوزم، کنم شانہ سرت
جامہ ات شویم، شپشہا ات کشم
شیر پیشت آورم" اے محتشم
دستکت بوسم بہ عالم پایکت
وقت خواب آید بہ روبم جائکت
اے فدائی تو ہمہ بزہا ئے من
اے بہ یادت ہی ہی وہی ہائے من
ایں نمط بیہودہ می گفت آں شباں
گفت موسیٰ باکیست ایں اے فلاں
گفت "باآں کس کہ مارا آفرید
ایں زمین و چرخ ازد آمد پدید"

حل الفاظ دقیق

شبان = گڈریا۔ چرواہا
کریم = سخی۔ بزرگ۔ مردِ خدا
نمط = طریقہ

شپشہا = چیلر۔ جوں
محتشم = عزت والا۔
جامہ ات = تیرے کپڑے۔

مشق بست و ششم

به مطلب می رسد جویائے کام آہستہ آہستہ
ز دریا می کشد صیاد دام آہستہ آہستہ

به مغرب می تواند رفت در یک روز از مشرق
گذارد دہر که چوں خورشید گام آہستہ آہستہ

به ہمواری بلندی جو که تیغ کوه را آرد
به زیر پائے کبک خوش خرام آہستہ آہستہ

مشو از زیر دستِ خویش ایمن اور تہی دستی
که خون شیشه را نوشید جام آہستہ آہستہ

نه دارد آشیان پستی جانِ گنه گاران
که تیغ کج بر آید از نیام آہستہ آہستہ

اگر نام بلند از چرخ خواہی صبر کن صائب
ز پستی می تواں رفتن به بام آہستہ آہستہ

حل الفاظ دقیق

دام = جال
جویائے کام = مقصد کا متلاشی
گام = قدم
پستی = نشیب

زیر دست = کمزور۔ ماتحت
تہی دستی = غریبی
تیغ کج = ٹیڑھی تلوار

مشق بست و ہفتم

چوں زاہد نورانی چہرۂ خورشید بہ صومعۂ مغرب فرد رفت و شبستان گیتی از مشعل نور منور گشت دختر آفتاب دیدار طرۂ تابدار مشکبوئی بر عارض گلرنگ فروہشتہ و کلاہ دلبری بر تارک حال کج نہادہ و عنبرین طاق ابرو چوں پیشانی نیک بختاں گشادہ و مادہ گاوے مطبوع تر از غزال مشکیں ہمراہ آورد۔ پیر زن چوں او را دید آثار شگفتگی بر ناصیہ پدید آورد باستقبالش رفتہ بر پیشانی بوسہ داد و بر مسند حصیر کہ افضل تر از ہزار دیباد حریر بود نشاند۔ و ما حضر درویشانہ پیش آورد و شیر ازاں مادہ گاو دوشیدہ قدرے بمن ارزانی داشت۔

حل الفاظ دقیق

صومعہ = عبادت خانہ
ناصیہ = پیشانی
تارک = سر کی مانگ۔ سر
طرۂ تابدار = چمکدار زلف
ما حضر = کھانا جو حاضر ہو

فروہشتہ = بکھیر کر
آفتاب دیدار = خوبصورت
حصیر = بوریا
کج نہادہ = ٹیڑھی لگا کر
حریر = ریشم۔ ریشمی کپڑا۔

حروف لیاقت:۔ وار۔ گان۔ اسم کے آخر میں اور یائے معروف مصدر کے آخر میں لیاقت کے معنی ظاہر کرنے کے لئے لگاتے ہیں۔ جیسے شاہوار شایگان۔ رائیگان۔ دیدنی۔ خوردنی وغیرہ

حرف تاکید :- یہ حروف زور دینے کے لئے آتے ہیں۔ جیسے ہر ایک را دیدم - ہمہ کس را دیدم - جملہ مردمان آمدند - زید بجنسہ آمد - زید بعینہ آمد - بیشک زید آمد - بسیار مردمان آمدند - زید اصلا نیامد - زنہار زید نیامد -

مشق بست و ہشتم

چوں دوشیزۂ فلک نقابِ ظلمت لیل از چہرہ برانداختہ در صحن گیتی جلوہ پرداز نور گشت دخترِ گل رُخسار بہ تور قدیم گاؤ را بہ چراگاہ بُرد و پیرزن تنہا بر سجادہ نشستہ بہ تسبیح مشغول شد۔ من از شوخی در خدمت پیرزن رفتم و گستاخانہ کیف حال استفسار کردم کہ در کبر سنی کہ ناتوانی و پیری دریافتہ است درچنیں ویرانہ توطن گزیدن و بہ تنہائی خوگر شدن از بہر چیست و ایں دختر "مہ لقا" کیست - آں فرشتہ طینت لب بہ پاسخ بکشاد و گفت - اے پسر زنے ام از تمتعات جہانِ بے ثبات دل بر داشتہ و خاطر از سائر تعلقات روزگار گسستہ و پیوند دل مطلق درست کردہ چوں از بنائے زماں فلاح بہ نظر در نیامد - ناچار ترک موانست ایناں گرفتم و از آبادی نفرت گزیدہ وطن در ویرانہ اختیار نمودم -

حل الفاظ دقیق

دوشیزہ = کنواری لڑکی

از شوخی = دلیری کرکے

جلوہ پرداز گشت = ضیا پاشی کرنے لگا

کبرسنی = بڑھاپا
سجادہ = جانماز۔ مصلیٰ
خوگر شدن = عادی ہونا
طینت = عادت

مہ لقا = حسین
تعلقات روزگار گسستہ = دنیا کا تعلق چھوڑ کر
تمتع = فائدہ اُٹھانا

مشق بست و نہم

فرزند عالی جاہ! باظہار جاسوسان معلوم شد کہ شاہراہ از بہادر پور تا خجستہ بنیاد خالی از مخاطرہ نیست قطاع الطریقان مال بیوپاریاں و مسافران بغارت برند و متردین نمی توانند بہ امنیت آمد و رفت نمایند۔ ہرگاہ در قرب لشکر ما و شما ایں حال است وائے بر حال طریق دور دست۔ معلوم می شود کہ منہیان اخبار معتبر بآں فرزند نمیر سانند۔ ازانجاکہ غفلت و بے پروائی خلاف طریق ریاست و جہاں بانی است کاتبان جدید بہ تہدید تعیّن نمایند و عملہ پیشین را بہ سزا رسانند۔

حل الفاظ دقیق

فرزند عالی جاہ = بڑے مرتبہ کے لڑکے
بغارت برند = لوٹ لیتے ہیں
جاسوسان = مخبران (C.I.D)
متردین = مسافر

قطاع الطریقان = ڈاکو
بہ تہدید = ڈرا دھمکا کر
بیوپاریان = سوداگر
تعیّن = مقرّر

مشق سی

اُو چوں بریں مقدمہ آگاہی یافت در ساعت حلوائے تر بہ مشک وگلاب معطر ساختہ در طاؤس بزرگ ریخت و نقدے بگوشۂ مقنعہ بستہ چادرے بر سر گرفت و بہ غایت سرعت و عجلت بسوئے نواخانہ شتافت و در پیش موکلان زندان مراتب دعا و ثنا بوڈی ساختہ التجا نمود کہ اے نیکوکاران خجستہ منظر امیدے داشتم و نذرے بستہ ام کہ چوں گوہر مقصود بکف آید۔ حلوائی تر بخورد زندانیان دہم این بگفت و نقدے کہ داشت در تہ پائے آنہا گذاشت۔

حل الفاظ دقیق

نواخانہ = جیل خانہ ۔ قید خانہ
نذرے بستہ ام = میں نے منت مانا تھا
طاس = بڑا طشت
گوہر مقصود = مراد ۔ مطلب،
خجستہ منظر = اچھے ۔ نیک،
مقنعہ = باریک چادر

مشق سی ویکم

نزدیک غروب خواستیم، سوار اسپ شدہ بردیم خانۂ حاجی حسین علی۔ دیدم حاجی درشکہ اش را برائے ما فرستادہ من و مہمان تو بے در شکہ نشستیم و امام صاحب ہم پہلوئے درشکہ چی نشست۔ در وسط راہ جمعیت خیلے بود۔ درشکہ چی بہ رسم ایران باصدائے نرم و ملائم بہ مردم می گفت "آقا بپا" یا خبردار مردم

روی می شدند۔ امام صاحب خواست بہ درشکہ چی کماک بدہد یک مرتبہ شل کسے کہ او قاتش از کسے تلخ شدہ و نخواہد او را بزند نعرہ زد۔ "عی"، مردے کہ چند قدم جلوہ درشکہ بود و امام صاحب این نعرہ برائے رو شدن او زد بدش آمد برگشت ایستاد و گفت "بے ادب مثل آدم حرف بزن" در آمد بطرف درشکہ۔

حل الفاظ دقیق

درشکہ = بگھی
آقا بپا = بھائی الگ ہو جاؤ۔

او قاتش از کسے تلخ شدہ = کسی سے ناخوش ہو کر
عی = متنبہ کرنے کی آواز

مشق سی و دوم

دنیا نمود است بے بود۔ بودے است بے وجود۔ عالم ہمہ اسم است۔ بل سراسر طلسم۔ انسان را باید کہ بہ لذتہائے ایں دار فنا فریفتہ نشود و در طلب علم بکوشد تا کمال عقل خدا داد را بہ بیند و بداند کہ آں خدا۔ بزرگ کہ چندیں عجائب را در مخلوقات خود پنہاں کردہ و قدرت خود را آشکار نمودہ اگر نخواہد ہرچہ ہست نابود شود چناں کہ پیدا شد ہرچہ نہ بود۔

سپاس خدائے کہ جاں آفرید زمیں آفرید آسماں آفرید

حل الفاظ دقیق

نمود ست = ظہور۔ شکل
بے بود = فانی۔ بے جان

آشکار = ظاہر
سپاس = تعریف

مشق سی و سوم

شهر بانو خانم - خان پری چه طوار است درویش نیامد خان پری - شتاب نکن - الان می آید (یک دفعه در باز شده مستعلی شاه جادوگر عبوس کرده داخل می شد)-

مستعلی شاه - سلام علیکم

شهر بانو خانم (سر بالا کرده) علیک السلام - بابا درویش خوش آمدی - بیا به نشینیں -

مستعلی شاه - (نشسته) خانم نسبت به من چه خدمتی داشتند - بفرمائید - تا بجان و دل با نجامش بکوشم -

شهر بانو خانم - بابا درویش! برائے یک کار جزوی ترا زحمت داده ام - مطلب این است - شهباز من بالمره گمراه شد - یک مهمان فرنگی داریم - خیال کرده است باتفاق او به شهر پاریس برود و این بچه گل رخساره مرا که نشسته نامزد اوست و پس از بیست روز بنائے عروسی داشتیم) گریان و نالان بگزارد من و حاتم خان آقا هر چه گفتیم و التماس نمودیم گوش نداد - بایست کارے بکنی - شهباز نتواند پاریس برود موسے تزوردان ازو دست کشیده بود -

حل الفاظ دقیق

الان می آید = بس آتا ہی ہوگا	کار جزوی = معمولی کام
نامزد اوست = اُس کا منگیتر -	عبوس کردہ = ناک بھوں سکوڑے -

بالمرہ = بالکل
دست کشیدہ = ہاتھ اُٹھائے

بنائے عروسی = شادی کے انتظامات

مشق سی و چہارم

اے نفس اگر بہ دیدۂ تحقیق بنگری
درویشی اختیار کنی بر تو انگری

اے بادشاہ وقت چو وقتت فرار شد
تو نیز با گدائے محلت برابری

دعویٰ مکن کہ برترم از دیگران بعلم
چوں کبر کردی از ہمہ دوناں فروتری

ہر علم را کہ کار نہ بندی چہ فائدہ
چشم از برائے آں بود آخر کہ بنگری

عمرے کہ میرود بہر حال جہد کن
تا در رضائے خالق بیچوں بسربری

مرداں بسعی در رنج بجائے رسیدہ اند
تو بے ہنر کجا رسی از نفس پروری

حل الفاظ دقیق

دیدہ تحقیق = تحقیق کی نظر
فرار شد = بھاگ گیا
کبر کردی = گھمنڈ کیا

دوناں = کمینہ
فروتری = کم حیثیت رکھتا ہے
بسر بری = زندگی بسر کرے

مشق سی و پنجم

افیون داروئے منشّی است۔ ایں از عرق خشخش سفید ساختہ می شود۔ اوّل عرقش را خشک می سازند بعدہٗ افیون ازاں حاصل می شود۔ ایں خصوصاً در ہند و آسیائے کوچک کاشتہ می شود۔ ایں داروئیست عجیب المنفعت و قابل قدر و لے اگر بالمرہ عادت خوردن می شود۔ ایں مہلک و مضر می شود۔ اکثر زیادتی استعمال ایں کمزوری دماغ و خرابی اخلاق آرد و جسم لاغر می شود۔ اہل چین عادی افیون خوردن بسیار اند۔ اکثر ناتجربہ کار زنان طفلان نوزائیدہ را قدرے افیون می دہند۔ افیون غنودگی می آرد۔

حل الفاظ دقیق

منشّی = نشہ آور
خشخش = پوستہ

عجیب المنفعت = عجیب فائدہ مند۔
مضر = نقصان دہ

مشق سی و ششم

عندلیبان صفیر سنج بساتین محاکات و بلبلان نغمہ سرائے روضات روایات ایں ترانۂ تازہ را بدیں نمط سرائیدہ اند کہ وقتے ۔۔ جوان برفاقت ہم از شہر خویشتن بعزم سفر برآمدہ بارادۂ مہمی متوجہ مکانے گشتند و بعلت عدم استطاعت از استعداد راحلہ عاری ماندہ۔ بپائے خود رہ کرائے گردیدند و درطے مراتب سعی موفور

بتقدیم رسانیدہ بہ ہنگامے کہ پیک گیتی پیمائے مہر بمنزل غرب قریب شد بحوالی شہرے رسیدہ از مکان فرودگاہ بفاصلۂ قلیل بپائے درختے بہ تمہید قواعد قعود پرداختند و از بہر آنکہ نفسے راست کنند برجادۂ استقرار استقامت در زیدند۔ یکے از آنہا کہ براہ مصلحت قریب بود بجہت رفع تکاسل بسببے انگیختہ۔ گفت کہ ہر کدام ما حکایتے غریب از سرگذشت خود بمعرض بیان نہیم۔

حل الفاظ دقیق

صفیر سنج = ہم آواز

راحلہ = راستہ کا خرچ

نمط = طریقہ

محاکات = باہم بات چیت کرنا

قعود = بیٹھنا۔ اُٹھ کر بیٹھنا

روضات = باغات

بساتین = بستان کی جمع باغ

پیک گیتی پیمائے = مراد سورج

استطاعت = طاقت

تکاسل = سستی

مشق سی و ہفتم

مردے بارے بسیار خشمگیں شد چراکہ خادمش او را تا دیرہ منتظر داشت۔ در دستے کہ آں شخص خیلے مصروف کار و بار خود بود۔ چوں خادمش باز آمد خواجہ گفت۔ چوں می دانستی کہ من برائے رفتن ایں قدر مستعجل بودم پس مرا چرا منتظر داشتی۔ خادم جواب داد "آقا۔ بندہ تاسف می برم در ایں تقصیر ساعت من بود نہ گناہ من"۔ خواجہ گفت "ترا باید کہ ساعتے دیگر بخری دگرنہ من غلام دیگر خواہم

طلبید۔" خادم بموجب حکم خواجہ در زمانہ مستقبل بسیار پابند وقت گشت۔

حل الفاظ دقیق

مستعجل = جلدی کرنا
ساعت = گھڑی

بخرے = خریدے
عاقبت اندیش = آئندہ کے کے بارہ میں سوچنے والا

حصّۂ سوم

مضامین

۳۵ فارسی مضامین کی تحریری مشقیں

مشق اول

فقرات و الفاظ ذیل کو اپنے جملوں میں استعمال کرو اور اُن کے معنی بھی بتلاؤ:-

(۱) آب تلخ بہ حلق فرو بردن (۲) دست بدنداں گزیدن۔ (۳) نقش بستن (۴) گرہ برابرو زدن (۵) دست گرفتن (۶) آتش کشتن (۷) او داره بلدیه (۸) از راه در رفتن (۹) ارگ۔ (۱۰) از جا رفتن استخوان (۱۱) باغ وحش (۱۲) پشتک زدن۔ (۱۳) پیش تختہ (۱۴) جامہ در آوردن (۱۵) چراغہائے الکتریستہ۔

حل الفاظ دقیق

(۱) کسی سخت بات کو برداشت کرنا (۳) ایک مثال قائم کرنا۔ (۴) جبیں بہ جبیں ہونا (۶) آگ بجھانا (۷) میونسپلٹی (۹) قلعہ کے اندر کی عمارت (۱۱) زندہ جانوروں کے رہنے کا مقام (۱۲) اُلٹی قلابازی کھانا (۱۳) ڈسک (۱۴) کپڑے اُتارنا (۱۵) بجلی کے لیمپ۔

مشق دوم

دستکاری (Art and Handicrafts)

مانند کاشتکاری در پیشہ دستکاری مکمل آزادی حاصل می شود۔ جاکری و تابعداری غیر نیست۔ فرق ہمیں است کہ برزگر تصرف بر زمین نمی کند۔ دستکار تصرف بر چوب و آہن پنبہ یا چیزے دیگر

می کند و از تیز دستی و ہنرمندی خویش آنرا مفید و کار آمد می سازد پیشۂ کاشتکاری بسیار محنت و مشقت طلب است۔ در دستکاری مانند پیشۂ اوّل الذکر بسیار مشقت نیست لیک ہنرمندی بسیار است۔ در پیشۂ زراعت محنت جسمانی درکار است و در دستکاری محنت دماغی۔ در کاشتکاری آفات ارضی و سماوی پیش می آیند۔ لیکن دستکاری ازاں بلا محفوظ است۔ در پیشۂ کاشتکاری دخل قدرت خداوندی است لیک در دستکاری لیاقت خداداد انسانی است۔

خاک سنگ آہن و چوب ہمہ اشیاء از خدائے بزرگ بر زانند معمار۔ آہنگر نجّار از دستکاری خود اشیائے متذکرہ بالا ترتیب دادہ عمارت ہائے خوشنما عالی شان می سازند۔

از دولت ملکی در مرتبہ اوّل غلّہ و در درجۂ دوم دستکاری است۔ از ایں سبب اروپا از ہمہ ممالک دنیا گوئے سبقت بردہ است۔ ہمہ دول اقالیم غیر بہ اروپا می روند بسیار اشیائے خوردنی در سرزمین اروپا نمی رویند۔ اللہ تعالیٰ در خاک آں ملک ایں صلاحیت نہ دادہ است۔ گوناگوں اشیاء غلّہ در آں مملکت نی رویند۔ اہل اروپا پیداوار خام دیگر ممالک را بہ ملک خویش آوردہ استعمال می کنند۔ و آنہا را بنوعے ترتیب دادہ بہ ملک دیگر می فرستند۔ و خاطر خواہ نفع حاصل می کنند۔ مثلاً از پنبہ و چرم و معدنیات ایشاں را بسیار فائدہ حاصل می شود۔

فارسی میں تقریباً بیس سطر کا مندرجہ عنوانات ذیل پر مضمون لکھو:۔

۱- پیشہ ملازمت - ۲- طب جراحی - ۳- سوداگری - ۴- وکالت

مشق سوم

نیک نامی :-

نیکی کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نہ ماند

ایں مثل در دہر بسیار مشہور است "انسان نام نیکو بہ بسیار جد و جہد و کاوش حاصل می کند لیکن آں را بیک ساعت و لحظہ برباد می دہد"

اگر غور و خوض کنید مثل متذکرہ بالا درست و صحیح خواہید یافت - نام نیکو و عزت حاصل کردن چنیں است کہ محلے عالیشان ساختن - عمارت بلند بہ بسیار صرف و جانکاہی ترتیب می یابد لاکن آں را اگر خواہید بآسانی تمام مسمار خواہید کرد- بعینہ حال نیک نامی و عزت باشد ایں نیک نامی کہ بعد از بسیار کاوش دست دہد- بہ بے اعتدالی انسان بیک لحظہ برباد می شود-

قول یک حکیم است عزت و اعزاز انسانی در حیاتش مانند آئینہ است کہ بیک بے اعتدالی شکستہ و خورد می شود- صرف آں کس کہ ناموس خود را برباد می دہد- در دہر رسوا نمی شود بل نام و عزت جملہ بزرگان او خاک می افتد- از کردار و اعمال نیک عزت و بزرگی حاصل می شود- و از اعمال بد بدنامی دست می دہد

مدار اعمال خوب و زشت بر صحبت است۔ صحبت صالح انسان را نیکو می سازد و صحبت بد انسان را بدنام می کند۔

اگر نیک نامی مبدل بہ بدنامی می شود ہرگز انسان آن داغ بدنما از دانش محو نخواہد ساخت۔ سعی کنید کہ نام نیکو در دہر حاصل کنید و آن را ہمہ عمر برقرار دارید۔ و این است راہ کہ خردمندان و بزرگان پسند کردہ اند۔

عنوانات ذیل پر مضمون لکھو:۔

۱۔ فضیلت خاموشی۔ ۲۔ آزادبردی۔ ۳۔ شجاعت۔ ۴۔ ایثار

مشق چہارم

مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کرو:۔

۱۔ ناگہانی۔ اتفاقی۔ عارضی (casual)

۲۔ ظلم۔ تعدّی۔ خطا۔ قباحت۔ خلل۔ (Wrong)

۳۔ بلوہ۔ غوغا۔ ہنگامہ۔ فتنہ۔ (Riot)

۴۔ زودی۔ شتابی۔ عجلت۔ سُرعت (Haste)

۵۔ بنیاد۔ موجب۔ سبب۔ اصل۔ (Ground)

۶۔ اُمید۔ رجا۔ توقع۔ انتظار۔ (Expectation)

۷۔ مسخرہ۔ ہزال۔ بذلہ سنج۔ (Baffoon)

۸۔ حرارت۔ حمیّت۔ غیرت۔ دلولہ۔ جدت۔ جوش۔ (zeal)

مشق چہارم

ورزش

تندرستی یک نعمت خداداد است۔ نعمت از این ہیچ نیست

فرض کنید کہ از طبع خدا داد یا محنت شاقہ خود در علم و فضل کمال کماحقہ حاصل گردید و در عزت و زر و مال شہرۂ آفاق شدید۔ اگر از صحت بہرہ ندارید ہمہ نعم دنیاوی لاحاصل اند۔ مدام در درد سر مبتلا خواہید ماند۔ و مدام شکایت بدہضمی غذا بہ اطبا خواہید کرد علم و فضل بہ ہیچ کار نخواہد آمد۔ دولت و عزت بہ ہیچ کار نخواہد آمد۔ شادمانی گریز خواہد کرد۔ و آسودگی جدا خواہد شد۔

ازیں مقامات شمارا معلوم خواہد شد کہ صحت جسمانی چہ قدر ضروری و لابدی است در رنجورے ہیچ کار دنیاوی نخواہد کرد۔ لاغری و ضعف جسمانی بنائے گوناگوں امراض است مرد نحیف الجثہ غذائے خود را ہضم نتواند کرد۔ در ہیچ کار طبیعتش مشغول نخواہد شد۔ تن آسانی روز افزوں خواہد شد۔

پس ایں لازم است کہ از اوائل عمر چنیں کار خواہد کرد کہ صحت خوب دست دہد و سعادتمندی روز افزوں گردد۔ ایں سوال پیدا می شود کہ ایں از کدام شئے حاصل می شود۔ جواب ایں است کہ از "ورزش" از ورزش طبیعت خوش و شگفتہ) می باشد۔ گرسنگی بسیار می شود۔ ہاضمہ طعام درست می شود۔ دوران خون در شریانہا خوب می شود۔ ایں برائے صحت بسیار مفید است۔ جسم توانا می شود۔ سینہ فراخ و کشادہ می شود۔ مرد طاقتور می شود۔ انسان از جملہ امراض محفوظ می شود۔ مدام خوش و خرم زندگی می گذارد۔ و عمر دراز می یابد۔

اہل دیہہ و قریہ عموماً دراز قد و فربہ در نظر می آیند۔ رنجور ہم نمی شوند۔

و اہالی بلدہ پستہ قد و نحیف می شوند۔ و بسا اوقات در گوناگوں امراض مبتلا می باشند۔ سبب ایں است کہ اہل دیہہ پیشۂ کاشتکاری میکنند و دریں پیشہ محنت شاقہ برداشت می کنند۔

مندرجہ ذیل عنوانات پر مضمون لکھو:۔

۱۔ اسکول کے کھیل۔ مثلاً ہاکی۔ فٹ بال وغیرہ۔

۲۔ کشتی۔

۳۔ شہر اور دیہات کی زندگی کا مقابلہ۔

مشق ششم

مندرجہ ذیل قطعہ اور حکایت کو پڑھ کر ایک مضمون لکھو اور اس میں یہ دکھلاؤ کہ بادشاہ کے حکم کی پابندی کرنا لازم ہے:۔

قطعہ

سخن شاہ، شاہ سخن است ہمہ حال پاس باید داشت
تا نگردد نقیض آں ظاہر باید آں را بہ لوح دل بنگاشت

سلطان رضی روزے در میدان غزنی میگذشت حمالے دید سنگے گراں بر دوش نہادہ بجہت عمارت می برد۔ و در بردن سنگ رنج بسیار می کشد۔ سلطان چوں مشقت او مشاہدہ کرد از روئے رافت جبلی و عاطفت فطری کہ داشت فرمود کہ اے حمال ایں سنگ را بنہ۔ حمال آں سنگ را در میان میدان بینداخت۔ موئے آں سنگ دراں میدان بود و اسپان چوں آنجا

می رسیدند بدچشمی می کردند و می دمیدند۔ جمعے از خواص بوقت آنحال بعرض سلطان رسانیدند کہ فلاں روز حمال بنابر امر عالی سنگے کہ برپشت داشت درمیان میدان بیندا خت و ایشان ازاں راہ بہ تکلفت می گزرند و کسے غیر آں حمال آں سنگ برنمی تواند گرفت۔ اگر فرمایند تا از آنجا بردارد و راہ خالی سازد مناسب می نماید۔ سلطان فرمود بزبان ماگذشتہ است کہ بنہ اگر گویم بردار مردم آں را بہ بے ثباتی ما حمل کنند۔

مشق ہفتم

اشعار مندرجہ ذیل کو غور سے پڑھ کر ترجمہ کرو:۔

سحرگاہ بانگے بگوشم رسید	کہ از خواب بیدار باش و بکوش
کہ دیگر نہ ہنگام خوش خفتن است	چو خورشید ہنگام بشگفتن است
سر از بستر خواب برداشتم	قدم طرف گلزار بگذاشتم
یکے مرغ میخواند در بوستاں	بیاد دبستان ایں داستاں
کہ اے بلبلان گلستانِ علم	شگفتہ است گلہا بہ بستانِ علم
بگلزار دانش ہمی خوش خرام	ہنر کسب کن تا شوی نیک نام
بیا زند کایام کوشیدن است	بہار است و خوبہا چوشیدن است
بیا برگ علم و ادب سازدہ	ہم آموزگارانت آواز دہ
دبستان را رشک رضواں ببیں	گل معرفت را بدامن بچیں
ازیں عطر گل ہر کہ سرمست شد	ہماں ساعت از نیستی ہست شد

مشق ہشتم

عید

در مذہب مسلمین روز عید الفطر بسیار ہر دلعزیز یوم است این یوم بعد از اختتام ماہ رمضان المبارک می آید۔ در ماہ رمضان المبارک جملہ مسلمانان ہمہ یوم روزہ می دارند چراکہ آں بسیار متبرک و پاک می باشد۔ مسلمین در ایں ماہ منہیات را ترک کردہ۔ در عبادت الٰہی مشغول می شوند۔ روزہ منجملہ دیگر عبادتہا یک عبادت شاقہ است۔ از طفل عمرش دہ سال است تا پیر مرد ہمہ روزہ می دارند۔ در ماہ سرما روزہ داشتن کار دشوار نیست۔ لاکن در تابستان بسیار تکلیف می شود۔ از روزہ رحم و بُردباری و صبر و ہمدردی آید۔

مردمان بعد از پانزدہ روزہ انتظار یوم عید می کنند۔ بہ تقریب عید مسلمانان برائے اہل و عیال خود رختہائے حسب حیثیت خرید می کنند۔

بتاریخ بست و نہم رمضان المبارک بعد از افطار مردمان برائے دیدار ہلال مانند عاشقان بیقرار نظر می آیند۔ نظر تجسس بر مطلع مغرب می کنند۔ آخر ایں ندا از مجمع بلند می شود۔

"ہلال عید بہ اوجِ فلک ہویدا شد"

جذبۂ مسرت و شادمانی در ناظرین ظاہر می شود۔ شور مبارکباد از جانب بلند می شود۔ توپ و تفنگ در بلاد اسلامی سر می شوند ہر برنا و پیر شاداں و فرحاں می شود کہ فردا عید مسعود است۔

اہلِ بیت را اکثر مردمان تکرار می کنند۔

عید آمد بہ فضلِ ربّ جلیل
تہنیت ریز شد لبِ جبرئیل

بروز عید مسلمانان علی الصّباح بر می خیزند۔ غسل کردہ از ثوبہائے نفیس ملبوس می شوند۔ وجوق جوق بجانب عیدگاہ روانہ می شوند۔ بعد دو رکعت نماز عید بخانہائے خویش باز می گردند۔ برائے دید و بازدید دوستاں می روند۔ طعامہائے خوش ذائقہ می خورند و احباب را می خورانند ہمہ یوم در عیش و کامرانی می گذرد۔

مندرجۂ ذیل عنوان پر مضمون لکھو:

۱- شبرات۔ ۲- عیدالضحیٰ ۳- بارہ دفات

سبق نہم

محرّم

شاہ است حسینؑ، شہنشاہ است حسینؑ
دین است حسینؑ، دین پناہ است حسینؑ
سر داد و نداد، دست در دستِ یزید
حقّا کہ بنائے لا اِلٰہ است حسینؑ

واقعۂ کربلا یک جان فرسا و خوں چکاں داستاں است کہ بر اوراقِ زمانہ ماضی از خون تحریر است۔ قلم جسارت نمی تواند کرد کہ از نوک زبان خود آں واقعہ من و عن بیان بکند لیک احوال مجملاً ایں جا رقم می شود۔

سردار الشہدا حضرت امام حسینؑ ولد سیدنا حضرت علی نبیرۂ رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بودہ اند۔ اسم مادرش بزرگوار حضرت فاطمہ زہراؓ بود کہ دختر نیک اختر رسول عربی بودہ اند۔ بعد از شہادت خلفائے راشدین پسر امیر معاویہ کہ اسمش یزید بود۔ بر تخت شام نشست۔ آں ملعون کہ بسیار فاسق و فاجر بود برائے مرتبت دنیوی و جاہ طلبی خواست کہ حضرت امام حسینؑ بیعت او حاصل کنند لاکن آں امام ذیشاں ازیں امر انکار کردند۔ چراکہ او شاں خوب می دانستند کہ یزید لائق خلافت نیست۔ یزید می ترسید کہ مبادا امام حسینؑ دعویٰ خلافت کنند۔ ہزارہا مرداں طرفدار ایشاں خواہند شد و یک ہنگامہ عظیم برپا خواہد شد۔ آں ملعون حضرت امام حسینؑ را بہ مکر و ریا بذریعہ خطوط در ملک شام طلبید۔ و افواج را فرستادہ بر دریائے فرات محاصرہ آں حضرت کردہ بہ جبر خواست کہ بیعت او کنند۔ سپہ سالار فوج را نوشت کہ اگر امام حسینؑ از بیعت منکر شوند او را قتل بکنید و سرش بہ بارگاہ با فرستید۔ سپہ سالار فوج اعدا از امام بیعت خواست لاکن جواب در نفی یافت از ہفتم محرم آب را از امام و اہل بیت او شاں باز داشتند۔ چراکہ بر کنار رود فرات سرہنگاں نشستہ بودند و ہیچ را اجازت آب خوردن ندادند جملہ اعزا و اقارب۔ برادر و برادر زادگان و طفلان معصوم از گرسنگی و تشنگی بدحال شدند۔ لاکن در آں حال زشت آں امام عالی مقام شکر خدائے بزرگ و برتر می کرد۔ القصہ جملہ اہل بیت مرداں شہید شدند آخر کار چوں امام مظلوم در خیمہ تنہا شدند۔ جملہ مستورات از

گریہ وزاری۔ حشر برپا ساختند۔ واقعۂ جنگ حضرت امام حسینؑ بہ اشعار ذیل مفصل بیان کردہ شدہ است۔

روز عاشورہ بیرون رفتم چوں از دارالسلام
قاصد بادِ صبا آورد بامن ایں پیام
اے کہ دائم کردی اہلِ بیت را تو احترام
اہمیت ایں روز دانی راست گو اے شادکام
من باد گفتم بگو، احوال اے فرخندہ خو
تو کہ بودی روز عاشورہ دراں دارالقیام
اشک از دیدہ رواں شد آہ برخاست از دلش
ساعتے خاموش شد سخنے نگفت از حزن عام
گفت بشنو، حال جاں فرسائے اہلِ بیت را
تا سرشک خوں رواں گردد از چشمِ ظلام
روز عاشورہ چوں برخاست آں حسینؑ از احتشام
پیش ہمہ کارش ادا کرد فرض رب از التزام
فاتحہ خواند، ودلش شد سوختہ مثل کباب
خواست او بیروں کند صمصام بہر انتقام
دید خواہد ران شستہ در غم پسران خود
سوگوار و دل شکستہ، چشم نز ناشادکام
دید اکبر نیز اصغر شد شہید تشنہ کام
در بہشتِ جاگزیں گشتند آں عالی مقام

من برائے دین پیغمبر رہ عقبیٰ برم
خانۂ دیگر کہ سازم من دراں دار السّلام
وقت ظہر آمد و شد آں شاہ بر اسپش سوار
جانبِ اعدا رواں شد زرہ بستہ شاد کام
ذو الفقار بو الحسن را کرد چوں او بے نیام
ہر کہ آمد پیشِ او شد زندگی بر او سقام
تیر بارانی چنیں کردند رُخ شد خون ناب
بعد ازاں کردند مکاراں بر او یک ازدحام
سی صد و شصت زخم کاری چوں رسید بر جسم پاک
از فرس بر خاک آمد آں امام تشنہ کام
ہاں سبق آموز از ایثار ابن مصطفےٰ
لازم آمد پیروی آں شہ عالی مقام
ختم کُن ایں داستانِ پُر الم را اے رضیؔ
واقعاتِ کربلا را یاد کُن ہر صبح و شام

ازیں واقعاتِ بہ ماہِ محرم مسلمانان تعزیہ می سازند و مجالس عزا برپا می کنند۔ و جلوس محرم در ہمہ مقامات بتاریخ ہفتن و دہ محرّم گشت می کنند۔

مشق دہم

مندرجۂ ذیل عبارت کو پڑھو اور تجزیہ کرو کہ کس طرح شاہزادہ عبد العزیز قزلباش گھوڑے سے گر گیا۔ مختصراً پورے واقعہ کو بیان کرو۔

در بازار سن ۱۸۲۰ء شاہزادہ عبد العزیز قزلباش راہوش مکار

دامنگیر[1] شد بعزم این کار بر سمند باد رفتار سوار شد۔ و در صحرائے در جوار[2] مزار محمد نخچیران[3] شکارے[4] فراوان بہم رسید و در اثنائے تگ[5] و تاز شاہزادہ گردن فراز بقوچی[6] باز خوردہ از فراز زین دو تا گشتہ خواست کہ قوچ را زندہ بدست گیرد۔ ناگاہ از قضائے آسمانی[7] بسر و گردن بر زمین افتاد[8] و بعضے گفتہ اند کہ قوچ[9] را گرفتہ بقربوس[10] زین رسانید و آں صید طپیدہ و بر اسپ رسیدہ شاہزادہ از بالائے زین بر زمین افتاد و بہر تقدیر از شدت[11] آں صدمہ بیہوش شد۔ ازیں واقعہ عظیمے خروش از نہاد مردم بر آمد[12] و امرا و اعیان بپالیں شاہزادہ آمدند و قلق و اضطراب آغاز نمودہ تا بعد از اندک زمانے بر خود جنبیدہ۔ فی الجملہ اثر حیاتے[13] از و مشاہدہ افتاد و مدت شش شبانہ روز چند نوبت غشی[14] بر ذات پسندیدہ صفات طاری گشت۔ از طبیبے کہ متصدی معالجہ[15] او می بود۔ بہ سہو یا بالقصد یا عمد[16] یا باغوائے جمعے[17] در تدادی[18] تقصیرے واقعہ شد و خللے فاحش[19] بدماغ شاہزادہ خردمند راہ یافت۔ اکثر اوقات حکم او بر نہجے صادر می شد کہ پسندیدہ عقلا و لائق مرتبہ سلطنت نمی بود۔ گاہ بہ مجرد خیالے بخون بیگناہے فرمان می داد و گاہ از طریق اسراف[20] گنجے برائے گدائے می نہاد۔

حل الفاظ دقیق

(۱) شکار کھیلنے کا شوق پیدا ہوا (۲) تیز گھوڑا۔ (۳) اطراف (۴) قبر (۵) شکاری جانور (۶) دوڑنا (۷) سینگ دار بینڈھا۔ (۸) ہارا ہوا (۹) خدا کے حکم سے (۱۰) گر پڑا (۱۱) بینڈھا (۱۲) زین کے اوپر کھیلے ہیں (۱۳) تکلیف کی وجہ سے (۱۴) شور کیا۔ اٹھا۔ (۱۵) زندگی (۱۶) بیہوش ہو جانا (۱۷) علاج کرتا تھا (۱۸) جان بوجھ کر

(۱۹) لوگوں کے کہنے سے (۲۰) دوا کرنا (۲۱) عمدہ (۲۲) بڑی غلطی (۲۳) بیجا صرف کرنا۔

مشق یازدہم

مندرجۂ ذیل فقرات کو جملوں میں استعمال کرو:۔

دستگاہی داشتن۔ تہمت نہادن از عہدہ بیرون آوردن۔ مجالست کردن۔ گوش کردن۔ حالت سکرات شدن۔ گریہ و زاری کردن۔ تاسف خوردن۔ دریا دل بودن۔ تصویر بستن۔

حل الفاظ دقیق

از عہدہ بیرون شدن = کسی کام کو پورا کرنا۔

مجالست = پاس بیٹھنا۔ ہم نشینی۔

متاسف خوردن = افسوس کرنا۔

گوشس کردن = سننا۔

دریا دل = فیاض۔

مشق دوازدہم

گرمیوں کی چھٹی تم نے کیسے صرف کی

ایام تعطیل کلاں (تابستان) بود۔ من بہ احباب در گفتگو مشغول بودم۔ یک محب سن بسیار تعریف شہر بنارس کرد۔ یک جذبۂ شوق در دل ما موجزن شد۔ باہم مشورت کردیم کہ بروز جمعہ علی الصباح بہ بنارس رواں شویم۔ ہر کس با سامان مختصر بروز و بروقت مقررہ جانب استاسیون رواں شد۔

بعد چندے توقف بر قطار آں سوار شدیم۔ در ماشین ازدحام مسافران بود ما بآرام و آسائش نشستیم۔ بعد طے کردن مسافت۔ چہار ساعت ما بہ الہ آباد رسیدیم۔ پس ما بیرون آوردیم۔ شیرینی خریدہ نہار خوردیم۔ و بار دیگر بر جائے خویش رسیدیم۔

ٹرین بہ تیزی رواں شد۔ ما از پل دریائے جمن گذشتیم این را بسیار استوار ساختہ اند۔ قلعہ الہ آباد پیش نظر ما بود۔ نزد قلعہ یک وسیع میدان است۔ این قلعہ بر سنگم دریائے گنگ و جمن واقع است بعد ازیں من آں پل را طے کردہ در ضلع مرزاپور داخل شدیم۔ بعد سفر کردن یک ساعت و نیم ناگاہ از دور سلسلہ کوہ بہ نظر آمد۔ اہ کوہ قبل ازیں ندیدہ بودیم۔ پس بجانب جنوب نظر ما بود۔ این سلسلہ کوہ خشک بود و ہیچ نباتات براں ندیدیم۔ البتہ جابجا درختاں خشک و گلہ مویشیان دیدیم۔ آہستہ آہستہ نزدیک سلسلہ کوہ رسیدیم۔ آں سلسلہ کوہ را کوہ "بندھیاچل" می گویند۔ ما نزدیک اسٹیشن کوہی رسیدیم۔ نامش چنار بود۔ قلعہ چنار گڈھ بہ یک مقام تاریخی است۔

شیر شاہ بہ ایں مقام بر ہمایوں حملہ کردہ بود۔ بعد ازیں ما مرزاپور رسیدیم۔ اسٹیشن مرزاپور از سنگ ساختہ اند بسیار مستحکم است۔ ما تقریباً بہ ساعت سہ بہ مغل سرائے رسیدیم۔ از دیگون خویش بیروں آمدیم۔ تقریباً نصف ساعت توقف کردیم۔ بر بر دیگر ٹرن کہ از دیگر راہ آہن آمد سوار شدیم بعد دقیقہ نصف ساعت بر اسٹیشن شہر بنارس رسیدیم۔ بر دیگر اسٹیشن

ساعت بہ اسٹیشن شہر بنارس رسیدیم۔ بہ دیگر اسٹیشن کہ نامش (بنارس مستنفر نوبی) بود با جملہ سامان خود بیرون آمدیم۔ از اسٹیشن بیرون آمدہ بہ یک کالسکہ سوار شدیم و در محلہ اردلی بازار قیام کردیم۔ در خانہ عمویم اقامت گزیں شدیم۔ روز دیگر بہ کالسکہ سوار شدہ جانب شہر روانہ شدیم بہ جانب (بنیا باغ) روانہ شدیم۔ بعد ازیں در وسط شہر رسیدیم کہ آں را چوک می گویند۔ جملہ دکان بر یک شاہ راہ واقع اند۔

عمارتہا عالی شان بودند۔ کوتوالی ایں شہر در چوک واقع است عمارتے بزرگ و خوب است۔ بعد ازیں نزد مسجد گیان واپی رسیدیم می گویند کہ ایں مسجد ساختۂ شہنشاہ اورنگ زیب است نزد آں مندر (بشونا تھ جی) است۔ بعد ازیں ما پا پیادہ رواں شدیم۔ از کوچہائے تنگ و تاریک رفتیم و نزد مسجد و مینارہ رسیدیم در ایں مسجد دو مینار بسیار بلند اند۔ ما بر آں مینار رفتیم و از آں مینار ما نظارہ ہمہ شہر کردیم۔ بعد ازیں ما کنار دریا رفتیم۔ و بر یک کشتی سوار شدہ سیر دریا کردیم۔ بعد ازیں ما بہ ندیسر و ہرہا سرائے و بساط خانہ رفتیم۔ بروز دیگر بخانہ باز گشتیم۔ در سفر واپسی ما از راہ جونپور آمدیم۔ بر اسٹیشن (جنگھئی) شیرینی خوب و خوش ذائقہ فروشند۔

مندرجۂ ذیل عنوان پر مضمون لکھو:

ا۔ تعطیل جو تم نے بہترین طور پر صرف کی۔
۲۔ گرمی کی چھٹی تم نے کیسے گزاری؟ ۳۔ تمہارا پسندیدہ شہر

مشق سیزدہم

ایک عرضی اپنے اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام لکھو اور اس میں ایک ہفتہ کی رخصت کی درخواست کرو۔

بحضور فیض گنجور جناب صدر مدرس مدرسہ .....

عالی جاہ۔ شادی برادر معظم در آئندہ ہفتہ قرار یافتہ است شرکت فدوی در آں تقریب بسیار لازمی است پس بصد ادب التماس می کنم کہ رخصت پانزدہ یوم از فردا بندہ را مرحمت فرمایند بسیار عنایت خواہد شد۔ عموئیم تصدیق بیان من بر ایں درخواست کردہ است۔

عرضے

مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء

مندرجۂ عنوان پر عرضیاں لکھو:۔

۱۔ ڈپٹی انسپکٹر مدارس کے نام دس روز کی تعطیل کے لئے۔

۲۔ سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کے نام کلرکی کی جگہ کے لئے لکھو:۔

مشق چہاردہم

چند القاب جدید مروجہ کے نمونے

عام بزرگوں کے نام:۔ مخدومی۔ مکرمی۔ قبلہ۔ حضرت قبلہ

معزز دوستوں کے نام: محترمی۔ مکرمی۔ مکرم۔ محترم۔

بزرگ عورتوں کے نام :- محترمہ - مکرمہ -

افسروں کے نام :- عالی جاہا - غریب پرور - بندہ نواز - جناب عالی - جناب والا - مخدومی -

دوستوں کے نام :- شفیقی - مخلصی - رفیقی - محبی - دوست نواز - عنایت و کرم فرما -

چھوٹوں کے نام :- عزیزی - عزیز القدر - عزیز از جان - برخوردار - کامگار - بلند اقبال - نور چشم - جواں بخت -

مشق پانزدہم

ایک خط اپنے والد صاحب کو لکھو اور اس میں تحریر کرو کہ کونسا پیشہ تمہیں پسند ہے -

جناب قبلہ گاہی صاحب تسلیم - والا نامہ صادر شدہ باعث عزت و مایۂ شادمانی فدوی گردید - جناب والا دراں استفسار نمودند کہ بعد از تحصیل علم کدام پیشۂ اختیار خواہم کرد - حسب ذیل خیال خودمی نگارم و امید دادم کہ از رائے صائب حضور والا ہم محروم نخواہم شد -

طلبہ بعد از کامیابی درجہ بی - اے - در جماعت قانون داخل می شوند - و بعد دو سال در امتحان وکالت خاطر خواہ کامیابی حاصل کردہ - پیشہ وکالت اختیار می کنند - من از پیشۂ وکالت بیزارم -
ایں پیشہ دریں زمان بسیار ذلیل و خوار است - وکیل با صدق و راستی روزی خود حاصل نمی تواند کرد - وکلا گہبیر دی مقدمہ می کنند

اغلب پُر از دروغ وطعن وکذب وفریب می باشد۔ طبیعت من آزادی پسند واقع شدہ است۔ خوشامد توانگراں را عار می دانم۔ امّا آنکہ بپیشۂ ڈاکٹری و دیگرے ابرائے مجلہ و روزنامہ پسند می کنم۔ و ایں پیشہ از قسم تجارت است۔

در پیشۂ اول الذکر خدمت مخلوق اللہ تعالیٰ خواہم کرد۔ و آں را از مصائب درد وکرب خلاصی خواہم داد و باعث خوشنودی اوشاں خواہم گردید ایں پیشہ بسیار منفعت بخش عوام است۔ منعم و مفلس ہمہ کس بہ ایں فن احتیاج دارند واگر کسے ایں پیشہ را اختیار میکند امید قوی دارم کہ گاہے محتاج دیگرے نخواہد شد۔

پس التماس دارم کہ مرا اجازت بدہید کہ بعد از حاصل کردن کامیابی در امتحان بی۔ اے۔ در دارالعلوم لکھنؤ کہ موسوم بہ میڈیکل کالج است داخل شوم و بعد چہار سال فارغ التحصیل شدہ در ایں پیشہ قدم بہ نہم و نیک نامی دارین حاصل کنم۔

می دانید کہ ڈاکٹر کہ در محلۂ من قیام می دارد و مطب می کند چہ قدر مرد متموّل است۔ و اہالی شہر جملہ گرویدہ اخلاق حمیدۂ او ہستند۔

رقمہ ادب ....

۱۔ فوج کی ملازمت کے بارہ میں اپنے چچا کو ایک خط لکھو۔

۲۔ سول سروس کے امتحان کے بارہ میں اپنے بڑے بھائی کو خط لکھو اور اس امتحان میں بیٹھنے کی اجازت مانگو۔

مشق شانزدہم

اپنے ایک دوست کے نام ایک خط لکھو اور اس میں تحریر کرو کہ وہ کونسی بُرائیاں ہیں جو انسان کی ترقی میں سدِّ راہ ہوتی ہیں۔

محبّ صادق زاد لطفہ، تسلیم بسیار خوہائے بد در طبع مردمان ایں دیار جا گرفتہ اند۔ خلاصی حاصل کردن از آنہا لابدی است۔ وگرنہ در راہ ترقی سدّ راہ خواہند شد۔ ازایں عادات زبون بر چند را بیان می کنم۔ اول عادت زبون خود غرضی است۔ ہیچ کس نمی خواہد کہ نفع بہ کسے دیگرے برسد۔ باک ندارد گرد دیگرے را خلاءِ عظیم رو نماید۔ در مرد فراخ دل اوّلیں خصلت باید اگر او بہ منصبے برسد کہ با اہل وطن نفع رساند۔ ازیں کار او در دہر نیکنامی حاصل می کند۔

مرد را باید کہ تعصّب در ہیچ زماں اختیار نہ کند۔ بنائے ایں جوہر ظلم و بغض می باشد۔ مردمان عاقل را باید کہ عادت زبون در ہیچ حال اختیار نہ کنند۔ اگر یگانہ و بیگانہ ہر دو را احتیاج افتد بیک وقت پس ایں تعصّب با بیگانہ خود نہ کنند ہرچہ حق و عدل باشد دہند۔

عاقل را باید کہ تملّق مردمان دنی و سفلہ نہ کنند و حفظ وضع را ملحوظ دارند۔ و عزت و آبروئے خود بر مردمان نا اہل برباد نہ کنند۔

دانشمند را باید کہ کفایت شعاری اختیار کند و در ہیچ حال اطواری و عیش و نعم را اختیار نہ کند۔ چرا کہ مرد ما بنکہ میذری پیشہ

می کنند۔ در انجام لقمہ می چنند دست تحسری می زنند۔ فقط۔
نیاز آگیں

مشق ہفتدہم

انگور

انگور دنیا کا ایک بہترین میوہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اِس پر ایک مختصر مضمون فارسی میں لکھو:۔

خوشہ انگور میوۂ بہشت عدن است۔ خوشا میوہ کہ پارسیان از روئے بزرگی ریش بابائش دانند و تازیان بجان و دل فخر نشش خوانند۔ خسرو کشور شیرینی است کہ ہیچ میوہ، انگور نہ رسیدہ و خوشہابش را خوشہ پروین تواں خواند۔ اگر دانہ پروین شیرۂ جان بخش بر آید دہر دانہ اش را گوہر یکتا باید شمرد۔ و اگر آب گوہر ہستی افزاید از نزاکت پوستش سواران آب ہمراہ در گرداب شرم سرگرداں و از رشک شیرہ اش لب شیریں دہناں ہمیشہ زیر دنداں۔ نامش را اگر بزبان گرداند لذت پابند و بداں مشابہت بہ آویزہ گوش خوبان است کہ از زمرد ساختہ آب مروارید در دُر کردہ اند۔ دیا گوہر دل پاکان کہ از ہوا و ہوس پرداختہ بہر خدا در رو آوردہ اند درختش کہ ثمرہ دارد چوں بار نہد دخترے زاید و آن دختر ہوش از سر جہانے رباید۔

بیت

تاک را سیراب ساز اے ابر نیساں در بہار
قطرہ تا مے می تواند شد چرا گوہر شود؟

مشق ہیزدہم

ہندوستان کے پھلوں میں تمھیں کون سا پھل پسند ہے؟ فارسی میں اپنے پسندیدہ پھل پر ایک مختصر مضمون لکھو:۔

(ایک خط کیلا بھیجنے کے شکریے میں)۔

کیلۂ شیریں کہ آں ماہ آسمان شکر ربّانی فرستادہ بود ندرسید۔ مزہ بخشید کہ لب بہ لب چسپید۔ دیدۂ خوباں ہم مانندیش جا بہ چشم گزیدہ و ماہ نو ہم پیکرش بر آسمان رسید۔

کیلۂ شیریں و پُر مغز | زبان را چاشنی دارد بسی نغز
چو جوید بیننی بر چرخ شاید | کہ چندیں ماہ نو یک جا نماند

سوالات

۱۔ آم پر ایک مضمون لکھو:۔
۲۔ سیب پر سلیس فارسی میں ایک مختصر مضمون لکھو:۔
۳۔ ہندوستان کے میووں کے بارے میں اپنے ایرانی دوست کو ایک خط لکھو:۔

مشق نوزدہم

دوست کے نام ایک خط لکھو اور اُس میں اُس کے حسبِ وعدہ

نہ آنے کی شکایت تحریر کرو:۔

مہربان من سلامت۔ ہرگاہ خوش۔ دوست روستاں باشند چیست کہ ہموارہ آرزومند دیدار ماندم و یکے ایں ناتواں را برکام دل نرسانیدند باایں کہ بیشتر تا پاک دردنی را ہیدا آوردہ ام۔ چہ بنامہ سپردم تاہم از کوتاہی مہر نہ گذشتند۔ شاید اندیشہ کردہ باشند کہ کسے ناتواں بکس بگوید۔ مرا بیمارے ساہا براں ہم نداشتت۔ کہ مانند سبو د ساغر بیاوری۔ دوستی و دستگیری دستے بجائے نوانم رسانید و نہ بابے بنیاز مندی ایشاں بابتناں می رسیدم درنج دوری نمی کشیدم۔ ہرچند دل بداد خوش است و زاں بیاد شاد مگر دیدۂ دیدار پرست را انتظار گریز می نیست۔ اکنوں گماں آنکہ ببارم اگر مردم آرزو میخواست کہ اندکے از بسیارے رنجہائے دورے کہ برآوردد داد بر نگارد خامہ روسیاہ بشود و کاغذ کوتاہ۔ ناچار بدل گذاشتہ بنگارش سرگذشت عہد بستم۔

خیر طلب ....

مشق بستم

مندرجہ ذیل محاورات کو فارسی کے جملوں میں استعمال کرو:۔

(۱) سپر انداختن = ہار جانا، عاجز ہونا (۲) درپوستین کسے افتادن = غیبت کرنا (۳) برباد دادن = تباہ کر دینا (۴) بحق کسے = کسی کے واسطے (۵) تہمت زدن = الزام لگانا (۶) خمر خوردن =

شراب پینا (۷) جیسے سر کردن = کسی لڑائی کو فتح کر لینا (۸) سر بچیزے آوردن نہادن = کسی چیز کی طرف مائل و متوجہ ہونا۔

مشق بست و یکم

فارسی میں مختصر مضمون لکھو:-

۱- سحبان وائل -۲- جالینوس -۳- بغداد -۴- ذو الفقار۔

۱- سحبان وائل:- سحبان بن وائل مشہور و معروف واعظ عرب بود۔ مشہور حکایت است کہ بارے او بہ یک جا ایستادہ تا سہ ایام واعظ گفت۔ مگر ہیچ لفظ را دوبارہ نہ گفت۔ ہر بار الفاظ نو استعمال کرد۔

۲- جالینوس:- جالینوس محقق و فلسفی و حکیم و مدبر یونان بود ارکان فلسفہ یونان سہ مردمان بودند۔ ازاں جملہ او یک بود۔ او شاگرد بقراط بود۔

۳- بغداد:- شہر عراق عرب است۔ ایں شہر بسیار دیرینہ است ایں شہر پائے تخت نوشیرواں و بنی عباسیان بود۔ وجہ تسمیہ ایں شہر ایں است کہ دریں شہر برائے داد رسی مظلوماں یک باغ ساختہ بودند کہ رامش "باغ داد" بود۔ از کثرت استعمال بغداد شد۔

مشق بست و دوم

اشعار مندرجہ ذیل کی تلمیحات کو فارسی میں بیان کرو:-

سکندر بہ دیوار روئین و سنگ ۔۔۔ بہ کرد از جہاں راہ یاجوج تنگ

نرسد یاجوج کفر از زر است ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ نہ رویں چو دیوار اسکندر است
چہ حاجت کہ نہ کرسی آسماں ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ نہی زیر پائے قزل ارسلاں

حکایت می کنند کہ سکندر ذوالقرنین چوں بہ مشرق رسید مردمان آنجا فریاد بر آوردند کہ یاجوج نامی دد پیکر عجیب الخلقت اکثر اوقات بر ما حملہ می آرند و اکثر ما را بقتل می رسانند۔ سکندر از روئین و آہن یک دیوار بلندے ساخت و آں بدذاتاں را از ظلم تعدّی باز داشت۔

سلیمان ساوجی مدّاح شاہ قزل ارسلان بود۔ و مدام ثناد صفت او گفت۔ او دریک قصیدہ خود این شعر گفتہ بود۔

نہ کرسی فلک نہد اندیشہ زیر پائے ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ تا بوسہ بر رکاب قزل ارسلاں دہد

دریں شعر مرتبہ قزل ارسلاں را از نہ طبقہ آسمان ہم بالاتر بیان کرد کہ غلو و مبالغہ محض است۔ شیخ سعدی می گوید کہ اے سعدی تملق را بگذار و راست گوئی اختیار کن۔

مشق بست وسوم

شیخ سعدی کی مختصر سوانح عمری فارسی میں تحریر کرو اور خصوصیت طرز تحریر بیان کرو۔

نامش مصلح الدین و نام پدرش مُلّا عبداللہ۔ وطنش خاک پاک شیراز۔ تخلص سعدی بنام شاہ وقت ابوبکر سعد بن زنگی اختیار کرد۔ در زمانہ خردی ملک فارس در پنجۂ طوائف الملوکی گرفتار شد۔ ازایں سبب وطن مالوف را ترک کردہ بیشتر بہ سیاحت عالم نہاد۔

در دارالعلوم نظامیہ بغداد تحصیل علوم کرد۔ او در ہند ہم رفت۔ چہل حج باپیادہ نمود۔ در عمر صد و بست سالگی داعی اجل را لبیک گفت

نظمش بسیار سادگی و سلاست و حلاوت می دارد۔ غالب کلامش در پند و موعظت می باشد بے ثباتی دہر۔ مذمت دہر۔ مذمت اخلاق بد۔ ترغیب نیکوئی را بہ بسیار خوبی می گوید۔ اثرے کہ در کلامش یافتہ می شود جائے دیگر نیست۔

مشق بست و چہارم

اس عبارت کا ترجمہ اردو میں کرو۔

دنیا نمودیست بے بود و بودیست بے وجود آں راکہ موجود قیاس می کنیم بامعدومیت دمساز است و آں راکہ ہست خیال می نمایم بانیستی انباز۔ وجودش وہمے وخیالیست و نمودش نیرنگے و تمثالے۔ بقارا یادگارے نہ۔ وثبات را روز بازارے نہ۔ فلک شعبدہ بازیست کہ ہر نفسے نقشے تازہ می نماید و می رباید و سپہر نیرنگ سازیست کہ ہر لحظہ برنگے رنگیں تر جلوہ می نماید و نمی نماید۔ عالم ہمہ ایہام است بن سراسر طلسم۔ چوں سایۂ ابر بیقرار است و مانند شعلۂ برق بے مدار۔

مشق بست و پنجم

اپنے دوست کے لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشی میں ایک خط لکھو:۔

مہربان بندہ سلامت۔ بعد ہدیۂ سلام مسنون آنکہ در تہنیت ولادتِ فرزند دلبند بخوبیت صورت تحریر یافتن۔ الحمد للہ والمنۃ

کہ در سلخ رمضان ولادت ایں چنیں ہلال اہل شب انتظار دوستاں را لیلۃ القدر ساختہ نوید صبح عید داد۔ امید وار است کہ اللہ تعالیٰ ایں ہلال اُفق وجاہت را بہ بندریج بدر آسمان گرداند واز مقابلہ آفتاب حادثہ و تعرض خسوف عارضہ نگاہ دارد۔

خاکسار آثم.........

۱۔ اپنے ایک دوست کو ایک خط اس کی کامیابی امتحان پر لکھو۔

۲۔ دوست کے نام ایک محبت نامہ اس کی شادی ہونے پر لکھو۔

مشق بست و ششم

اپنے ایک مخلص دوست کے نام خط لکھو اور اس سے عرصہ سے ملاقات نہ ہونے کی شکایت تحریر کر دو۔

مُحب صادق ۔ تسلیمات و آداب

شعر۔ من کہ از یک روز ہجراں ایں چنیں رفتم ز دست
وائے جانِ من اگر سالے دعائے بگزرد

بذات پاک حضور عالی کہ تازگی دماغ محبت از بوئے گل اوست تا مرغ روح از آشیان حضور طیران نمودہ۔ چوں مرغ تصویر در بساط غم بے سیر وفاق است و قفس قالب مالا مال از مرغان شوق و اشتیاق ملتمس آنکہ ایں مشتاق بہشت دیدار را دوزخ انتظار شفیع خواہند بود۔

نیاز آگیں.........

مشق بست و ہفتم

ایک مضمون فارسی پڑھنے کے فوائد پر تحریر کرو:-

اگرچہ زبان فارسی در آسیا مثل زبان فرانسہ در اروپا ست در تمام ممالک آسیا فارسی گفتہ یا فہمیدہ می شود۔ مگر جائے افسوس است کہ مردمان ہند ازاں زبان بے توجہی می کنند۔ در زمانہ قدیم یعنی در زمان مغل شہنشاہان ہند۔ مردمان در ہند زبان فارسی را بتوجہ کلی می آموختند۔ و فارسی را زبان خود می دانستند۔ وائے اکنوں ہیہات ہیہات بر حال ما۔ درایں زمان مرکاتب در زبان فارسی بر احارمی دانند۔ از مروج شدن زبان انگلیسی رواج فارسی معدوم گشت۔ طلبا کہ مشتاق زبان فارسی اند در کورس امتحان ہائے اسکول ایں زبان را می خوانند و ازاں بہرہ یاب می شوند۔

چنانکہ در آغاز مضمون بیان کردہ شدہ است سلاطین مغلیہ چوں در ملک ہند قدم نہادند۔ زبان فارسی را با خود آوردند۔ در آں زمان زبان فارسی زبان دولتی بود۔ در جملہ ادارہائے دولتی رواج ایں زمان بود۔ ہندو و مسلمانان حاصل کردن عبور بر ایں زبان لازم و لابد برائے خود لازم می دانستند چنانکہ حالت زبان انگلیسی دریں زمان است۔

مکاتبت درایں زبان می شد۔ مردمان دریں زبان تصنیف و تالیف و شعر می گفتند۔ شہنشاہ اکبر و دیگر بادشاہان اعلیٰ قدر از سنسکرت و عربی و ترکی حکم برائے ترجمہ کردن در زبان فارسی دادند

چنانچہ از زبان پہلوی کتاب کلیلہ و دمنہ نگاشتہ شد۔ ازیں سبب این زبان در ہند مروّج گشت۔

تا این دم مسلمانان و ہنود نیز بچگان خود را زبان فارسی می آموزند۔ من آں را باعث برکت می شمرم ہم۔ علوم مذہبی و طب و فلسفہ در زبان فارسی است۔

پس لازم آمد برائے مسلمانان ہند کہ ایں زبان را مروّج کنند و طفلان خود را از علوم مذہبی خود آگاہ سازند تا آنکہ بچگان از تہذیب سلف و روایات مذہبی واقف شوند۔

زبان فارسی بسیار شیریں و دل پسند است۔ آموختن ایں زبان از زبانہائے دیگر سہل تر است۔ در قلیل مدّت عبور برایں زبان حاصل می شود۔ ایں زبان در بیشتر ممالک اسلامیہ مروّج است۔ ہر کہ فارسی می داند دراں ممالک باآسانی تمام سیاحت خواہد کرد۔

زبانِ فارسی یک زبان متوسّط درمیان اردو عربی است۔ شخصے کہ فارسی می داند در اردو مہارت تامّہ خواہد داشت۔ زیراکہ اردو از الفاظ فارسی و محاورات نیز ہماں ترکیب دارد چنانکہ در فارسی است۔

مشق بست و ہشتم

بچوں کے فرائض اپنے بزرگوں سے!۔

"زیر پائے والدین فردوس بریں است"۔ ایں ضرب المثل بسیار مشہور و معروف است پس واجب آمد اطفال را کہ با مادر و

پدر خویش ادب ملحوظ دارند و ہیچ وقت نافرمانی ایشاں نہ کنند۔ ہر وقتے کہ مادر و پدر اوشاں امر نمایند برائے کارے فرض اولین اوشان است کہ آں کار بمقدم از ہمہ کارہا دانستہ بجان و دل خود کوشیدہ آں را باتمام رسانند۔ روے درہم کشیدن یا جواب سخت دادن دلیل بدبختی و بدتمیزی است۔ اطاعت والدین تمہید اطاعت خداوند تعالیٰ است۔ زیرا کہ اطاعت والدین کاریست خدا را محبوب۔ والدین سبب وجودش شدہ اند و سبب شدن وجود مشابہ آفریدن است کہ خدا را مخصوص است۔

طفلان مطیع و نیک نہاد داخل جنت الفردوس خواہند شد۔ حکایت کنند کہ پدرے در وقت شب چوں بر بستر برائے استراحت رفت یک کوزہ آب از پسر خود طلبید۔ پسر آب آورد لیکن دریں زمان پدر را غلبہ خواب بسیار شد و او خفت۔ پسر از خواب پدر را بیدار کردن مناسب ندانست و ہمہ شب آں کوزہ را در دست گرفتہ بہ بالیں او انتظار بیدار شدن کشید۔ صبح دم چوں پدرش بیدار گشت۔ دید کہ پسر بہ بالینش ایستادہ است و آب یخ گرفتہ است۔ پدرش دعا داد و پسر پیمبر گردید۔

سکندر اعظم مادرش را بسیار عزیز داشت و بسیار محبت داشتے۔ حکایت می کنند کہ دراں وقت کہ او فوج کشی بر آسیا کردہ بود مادرش انتظام ملک او کرد۔ مادرش بسیار ظالم و سخت گیر بود۔ و حاکم صوبہ جات بسیار آشفتہ شکایتش بہ سکندر نوشت پس سکندر حاکمان صوبہ جات را نوشت کہ بدانید یک صد

نسکابات شما از یک اشکِ پُر غم یادرم بستہ خواہد شد۔ این است اطاعتِ پسری۔

مشق بست و نہم

ایک مختصر مضمون ریل کے سفر پر لکھو۔

در سفرِ ماشین ہیچ خطر نیست۔ بارے بہ کلکتہ رفتن اتفاق اُفتاد۔ من پیشتر ازیں ہیچ بار بر ماشین سفر نہ کردہ بودم۔ از سرعتِ رفتارش و از صفیرش ہیبت در دلِ من افتاد۔ بسیار سراسیمہ بودم۔ من خواستم تا از دریچہ خود را بیروں افگنم۔ عموئے من تسلّی داد و گفت اے ترس با خاموش مانند یا بہ نشیں۔ دراں سفر روزے واقعہ طرفہ روئے نمود۔ ماشین بہ سرعتِ تمام در قطعِ منازل مصروف بود۔ ناگاہ صفیرے زد شد و کرختن و ناگاہ از ہر جانب تاریکی ما را گرفت۔ متوحش شدہ فریاد برکشیدم۔ عمویم آمد مرا تسلّی داد و دستِ شفقت بر سرِ من نہاد۔ دیدم جملہ فانوس ہائے الکٹرسٹین ماشین بروشن گشت۔ معلوم کردم کہ آں کوہ بود کہ آں را شگافتہ زیراں برائے ماشین راہے ساختہ بودند۔ زیرا کہ ایں کوہ سدِ راہِ ماشین بود۔ تا پانزدہ دقیقہ ماشین دراں تاریکی بہ سرعت راہ پیمود۔ بعد ازایں در میدانِ وسیع کہ مرغزار دل آویز بود در آمد ہوائے سرد وزید۔ قدرتِ خدائے بزرگ یاد می آید کہ کوہ شگافتن بسیار کار دشوار بود مگر ایں انسان از خردِ خدا داد مشکل لاحل را آساں نمود۔

در ماشین آرامِ کلی حاصل بود۔ و گوناگوں اشیاء برائے فروختگی بہ مسافران حاضر بود مسافران ہر ملت و مذہب در ماشین حاضر بودند پس ہر کس را

بابد کہ سفر اشین کند چراکہ شیخ سعدی گفتہ است۔

ع بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی

مشق ستی

تمہارا پسندیدہ فارسی کا شاعر۔

در زبان فارسی شاعر پسندیدۂ من فردوسی است احوالش مجملاً تحریر می کنم۔

اسم	اسم پدر	تخلص	وطن
ابوالقاسم حسن	اسحاق بن شرف	فردوسی	طوس

ملک الشعراء فردوسی، باشندہ طوس واقع خراسان است سنہ ولادت وا ۳۲۰ھ ہجری مطابق ۹۵۰ء علیسوی است۔ وفات در ۴۱۱ء شد عمرش بوقت انتقال ہشتاد بود۔ بدیں وجہ او خود می گوید۔ شعر

عر۔ کنوں عمر نزدیک ہشتاد شد امیدم کہ یکبارہ برباد شد

ولادت :۔ فردوسی چوں در عالم وجود ظہور پذیر گشت۔ پدر بزرگوار در خواب دید کہ طفل نوزائیدہ بر بام رفتہ نعرہ می زند و آواز نیک از ہر جانب می آید۔ بپیدہ دم پدرش بخدمت شاہ نجیب الدین رفت و تعبیر خواب پرسید۔ او گفت کہ پسر تو شاعر عظیم خواہد شد۔

تحصیل علم :۔ چوں فردوسی بسن بلوغ رسید او ہمت برائے تحصیل علم بست و در عرصہ قلیل فارغ التحصیل شد و دیہے در ملکیت خود داشت۔ بدیں جہت از جانب معاش بے فکر بود۔ او کتب بینی بسیار کرد۔

ابتدائے شاہنامہ روایت عام است کہ رسائی در دربار شاہی فردوسی برائے داد رسی بہ بارگاہ محمود رفت۔ این جوہر عالی شاعری او ظاہر گشت۔ و مامور بہ تصنیف شاہنامہ شد۔ ایں قول درست نیست فردوسی خود می گوید۔

سی و پنج از سرائے سپنج | بسے رنج بردم بہ امید گنج
چو بر باد دادند گنج مرا | شد حاصل سی و پنج مرا

ابو منصور صوبہ دار طوس سرپرست او بود۔ بعد انتقال ابو منصور عامل طوس سلطان خاں مقرر شد۔ دریں دلا شہرت شاہنامہ در اطراف ملک رفتہ بود۔ بدیں سبب سلطان محمود فردوسی را در دربار طلب کرد۔ فردوسی در بارگاہ رسید۔

بدیہہ گوئی کا امتحان

محمود از فردوسی فرمائش کرد کہ تعریف سبزہ خط ایاز چیزے بگوید۔ فردوسی برجستہ گفت ؎

مست است بتاں چشم تو او تیر بدست
بس کن کہ از تیر چشم مست تو بجست
گر تو شد عارضت زرہ عذرش ہست
کز تیر بترسد ہمہ کس خاصہ زمست

محمود بسیار مسرور گشت و برائے تصنیف شاہنامہ فرمائش کرد۔ فردوسی ا بسیار مشقت شاہنامہ را تیار کرد۔ چو انعام بہ فردوسی رسید۔ او در حمام بود معلوم کرد کہ بجائے سکہ زر سیم است۔ جملہ انعام را واپس کرد و از غزنین ا

خیر باد گفت - بوقت روانگی او ایاز را یک لفافہ سر بہ مہر دادہ
ود کہ بعد از مراجعت او بخدمت سلطان پیش کند۔ دراں لفافہ
شعار ہجو بود۔

غریب الوطنی فردوسی — فردوسی مانند گدا از غزنین بیرون آمد ایاز بوقت مراجعت قدرے
زر وسیم بطور توشہ او را داد۔ او بطوس دہرات مازندراں رفت۔
بعد از مہم ہند چوں محمود بہ دار الخلافت رسید۔۔۔۔۔۶۰ زر
سرخ بہ محمود فرستاد۔ لیکن بیکار بود چوں انعام شاہی باو
رسید او رحلت کردہ۔

مشق سی و یکم

مندرجہ ذیل الفاظ کو فارسی کے خود ساختہ جملوں میں
استعمال کرو:۔

ییلاق۔ یلغار۔ نہار۔ نفس کشیدن۔ نشان دادن۔ نبیرہ
ہندس۔ مدد پلک کن۔ بہبوت۔ اساک اللہ بالخیر۔

نوٹ:۔

[ییلاق = موسم گرما بسر کرنے کے لئے ٹھنڈے اور ہوادار مقام۔
نبیرہ = پوتا۔ نواسا۔ | اساک اللہ بالخیر = گڈ نائٹ
ہندس = انجینئر۔

مشق سی و دوم

ایک دلچسپ واقعہ جو تم نے تاریخ میں پڑھا ہو، فارسی میں تحریر کرو:-

روزے بیرام خاں در کشتی نشستہ بسیر دریائے جمن می نمود یکے از فیلہائے سرکار والا در جوش و خروش مستی بدریا در آمد بر کشتی آغاز کرد۔ چوں کشتی نزدیک رسید فیل بجانب کشتی دوید اگرچہ فیل بان آں فیل را بزدر نگاہ داشت۔ امّا بیرام خاں را ازیں حرکت واہمہ از طرف اکبر بہم رسید آزردہ خاطر گشت۔ اکبر باستماع ایں احوال فیل بان را البتہ نزد خان خاناں فرستاد و اظہار عنایت بسیار فرمود چوں ایام ادبار او نزدیک رسیدہ بود پاس ادب و آدمیت از دست دادہ فیلبان بیگناہ را بناحق کشت

۱- ایک دلچسپ قصہ تحریر کرو جو تم نے پڑھا ہو۔

مشق سی و سوم

فارسی میں ایک مختصر مضمون ہندوستان کے دھوبی پر لکھو:-

گازران برائے شستن ثوبہائے کثیف و غلیظ مامور می شوند۔ گازران کہ در دیہہ قیام می کنند در یک ہفتہ یک بار برائے گرفتن ثوبہائے می آیند و ثوبہائے را بر خر خود بار کردہ

بخانہ خود می برند۔ آنجا ثوبہائے کثیر را انبار کردہ درآں یک مصالحہ می افشانند۔ بعد دو یوم بر کنار دریاچہ۔ کول یا چشمہ بردہ می شویند۔ اطفال و زنان اوشاں دریں کار امداد می کنند۔ چوں ثوبہائے شستہ می شوند بخانہ خود بردہ۔ گاذران برآں آہن می کنند کہ آں را بہ ہندی استری گویند و بخانہ الگ ثوبہائے برند۔

گاذران در عوض ایں خدمت رقم معینہ حاصل می کنند در دیہہ اکثر گاذران از زمینداران کسے زار یافتہ اند کہ درآں زراعت می کنند۔ و برآں اوقات بسری برند در شہر مثلاً الہ آباد۔ کانپور۔ لکھنؤ دوکان بزرگ در شاہراہ عام بر کرایہ گرفتہ اند۔ و کار بار خود می کنند۔ و بدیں طور روزی خود حاصل می کنند۔

از ہنود و از اہل اسلام گاذران می باشند۔ و مانند مذہب کہ دارند رسوم و قواعد برادری اوشاں می باشند۔ گاذران بسیار امن پسند و امن کوش می باشند و ہرگز از اہل محلہ فتنہ و فساد را جائز نمی دارند۔

۱۔ ایک مضمون ہندوستان کے بارہ بگرہ پر لکھو:

مشق سی و چہارم

ہندوستان کے موسم پر ایک مضمون لکھو:-

بر ہر مرد عاقل و ذی فہم ایں اظہر من الشمس است کہ در ملک ہند تقسیم موسم بہ سہ نوع است۔ اول موسم سرما۔ دوم موسم گرما۔ سوم موسم برشکال۔ موسم سرما در ہند تقریباً از ماہ اکتوبر

آغاز می شود تا ماه فروری قیام پذیر می باشد موسم سرما به نسبت ممالک اورپا در ہند قوت کمتر دارد۔ چراکہ ہند از قطبین بہ فاصلہ بعید واقع است۔ در ہند برف باری کمتر می شود۔ و مردمان در موسم مذکرہ بالا ہر کار زنجیر و خوبی می کنند۔

چوں موسم سرما باتمام می رسد بہ موسم گرما بصد ناز دریں خطۂ دلکش ظہور پذیر می شود قیام ایں موسم از ماہ فروری تا ماہ جولائی می باشد۔ ہند نزد خط استوا واقع شدہ است۔ بدیں سبب گرمی ایں ملک شدید می شود و فرنگیان امرائے نازک دماغ تاب برداشت کردن۔ ایں موسم نیاوردہ۔ بہ ییلاق می روند۔ در ایں موسم طپش چنیں شود کہ از زبان ہر کس صدائے الامان والحفیظ بر می آید۔ ہر ذی روح دریں بلا مبتلا می باشد۔ و شکایت ناہنجاری ایں موسم کند۔ طیور ہم در پریشانی مبتلا می شوند۔ می گویند کہ تابستان زغن در آشیان بیضۂ خود را می گذارد و بیروں می آید۔ در دیوار می نقبند۔ نہال و اشجار ہمہ خشک نظر می آیند۔ زمین و آسمان مثل کرۂ ناری می شود۔ الغرض بیان تابستان ہند از یک ہندی امر دشوار است۔

چوں طپش بحد کمال می رسد دراں وقت ہوائے موسمی از جانب بحر ہند می آورند۔ و موسم برشکال آغاز می شود۔ ایں موسم در ہند از وسط جون تا ماہ نومبر می باشد۔ موسم برشکال از ہمہ موسم ہا برائے ہند کار آمد است چراکہ ایں ملک زراعتی است و دار و مدار زراعت بہ موسم برشکال است اگر ایں موسم بیوفائی

کند لاجرم قحط سالی در ہند ہویدا خواہد شد۔ دریں موسم فصل انبہ می شود۔ انبہ کہ بہترین میوۂ ہند بلکہ میوہ جملہ ولایت است۔

موسم بہار و خزاں اثرات ایں سہ موسم ہویدا می شوند۔ بہار ہند در سالے دو بار ہویدا می شود۔ اوّل در اواخر سرما و آغاز تابستان "از وسط فروری تا ماہ اپریل"۔ دراں زماں زمیں از سبزہ پُر می باشد و قوت روئیدگی در زمین پیدا می شود۔ دیگر در ماہ جولائی۔ دراں وقت از فیض رسانی برشکال سبزہ بر زمین می روید در ماہ فروری اوراق اشجار زرد شدہ مائل بہ برگ ریزی می شوند و آں موسم را خزاں می گویند۔

مشق سی و پنجم

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھ کر بتاؤ کہ وہ کون عادات بد ہیں جن کا ترک کر دینا فرض انسانی ہے:۔

مرد باید کہ در ہمہ حال با ابنائے جنس آئین سلوک را براں نہج مرعی دارد کہ گرد ملال بہ خاطر احدے نہ نشیند۔ مثلاً چوں بہ مجلس بزرگے راہ یابد از ہرزہ گفتن و ہرزہ خندیدن و حرکات نا ملائم نمودن و سخن بگزاف گفتن و از اظہار احتیاج و خود ستائی و نمامی اجتناب نماید و بہ مجلسے کہ نخواندہ شدہ

است نزد دو اگر چنیں غلطی کردہ است برخیزد تا باعث ملال خاطر ہا نگردد۔

حصّہ چہارم

واحد و جمع بنانے کا قاعدہ۔ ہفتہ کے دنوں کے نام
مہینوں کے نام۔ سال کے موسموں کے نام

جمع بنانے کا عام قاعدہ :-
اسم جاندار کے آخر میں اَن اور بیجان کے آخر میں ہا لگاتے ہیں۔ جیسے مردان۔ کتاب ہا وغیرہ۔
خاص قاعدے :-
(ا) اگر اسم کے آخر میں الف یا واؤ ہوتا ہے تو اَن لگاتے وقت ایک یَ بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے گدایان۔ بکویان۔ خوبرویان۔
(ب) اگر ہائے مختفی ہو تو اَن لگاتے وقت اسے گاف سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے شایستگان۔ خفتگان اور ہا لگاتے وقت ہ گرا دیتے ہیں۔ جیسے غنچہا۔ خامہا۔
(س) کبھی اس قاعدے کے خلاف بھی جمع بنا لیتے ہیں۔ جیسے چشمان۔ بندہا۔ درختان۔ اژدرہا۔
مندرجہ ذیل عربی جمع کثرت سے فارسی میں مستعمل ہوتی ہیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع
طفل	اطفال	تاج	تیجان
زمانہ	ازمنہ	غنی	اغنیا
کتاب	کتب	غلام	غلامان
دولت	دوَل	عالم	علماء
ساکن	سکنہ	دعویٰ	دعاوی
جبل	جبال	قاضی	قضاۃ
کریم	کرام	روضہ	ریاض

واحد	جمع	واحد	جمع
علم مضمون مُلک مَلِک	علوم مضامین ممالک مُلوک	لطیفہ مِلک مَلک	لطائف اِملاک ملائک

مندرجہ ذیل واحد اسموں سے جمع بناؤ:-

ارمغان - خواب - بیل - بُت - جوزہ - کتخدا - غبار - خروس - فرشتہ - شارک - غالیچہ - خانقاہ - برکالہ - اورنگ - پیمانہ - بام - ماہ -

The Arabic months :—

محرّم - صفر - ربیع الاول - ربیع الثانی - جمادی الاوّل - جمادی الثانی - رجب - شعبان - رمضان - شوال - ذی القعدہ - ذی الحجہ -

The Persian months :—

March	فروردین
April	اردی بہشت
May	خورداد
June	تیر

July	مرداد
August	شہریور
September	مہر
October	آبان
November	آذر
December	دی
January	بہمن
February	اسفندیار

Name of days :—

شنبہ ۔ یکشنبہ ۔ دوشنبہ ۔ سہ شنبہ ۔ چہارشنبہ ۔ پنجشنبہ ۔ جمعہ ۔

Name of seven Oceans :—

بحر اخضر ۔ بحر عمان ۔ بحر قلزم ۔ بحر بربر ۔ بحر اُقیانوس ۔
بحر روم ۔ بحر اسود ۔

Name of Planets :—

English	Persian	Arabic	Epithet
Sun	مہر	شمس	طباخ فلک
Moon	ماہ	قمر	پیک فلک

Mars	بہرام	مریخ	جلاد فلک
Mercury	تیر	عطارد	منشی فلک
Jupiter	برجیس	مشتری	قاضی فلک
Venus	ناہید	زہرہ	رقاصہ فلک
Saturn	کیوان	زحل	پاسبان فلک

دوازدہ برج (12 Signs of Zodiac)

حمل - ثور - جوزہ - سرطان - اسد - سنبلہ - میزان - عقرب - قوس - جدی - دلو - حوت -

Alphabetical Notation

ابجد	(1, 2, 3, 4)	سعفص	(60,70,80,90)
ہوز	(5, 6, 7)	قرشت	(100,200,300,400)
حطی	(8, 9, 10)	ثخذ	(500,600,700)
کلمن	(20, 30, 40, 50)	ضظغ	(800,900,1000)

Persian Proverbs with their English Equivalents.

۱- ہمت مرداں مددِ خدا

God helps those who help themselves.

۲۔ چہ خوش بود کہ بر آید بہ یک کرشمہ دو کار

To kill two birds with one stone.

۳۔ یکے نقصان مایہ و دوم شماتت ہمسایہ

Scorn comes commonly with Scathe.

۴۔ ہمہ را مار گزیدہ است

They are all carried with same stick.

۵۔ یک یوسف صد خریدار

One vacancy and a hundred applicants.

۶۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔

Good wine needs no bush.

۷۔ من از آسمان می گویم داد از ریسمان می گوید۔

I talk of chalk and you hear of cheese.

۸۔ مار گزیدہ از ریسمان می ترسد۔

A burnt child dreads the fire.

۹۔ نوش بے نیش حاصل نمی شود۔

No gain without pain.

۱۰- نیم حکیم خطرۂ جان

A little learning is a dangerous thing.

۱۱- وزیرے چنیں شہر یارے چناں۔

Such is the priest, such is the clerk.

۱۲- وقت را غنیمت شمار۔

Time and tide wait for no man.

۱۳- مالِ حرام بود بجائے حرام رفت۔

Evil got evil spent.

۱۴- ما درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال۔

Man proposes, God disposes.

۱۵- گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط۔

Let by gone be by gone.

۱۶- کوہ کندن و کاہ بر آوردن۔

To dig a mountain to bring a mole.

۱۷- کس نگوید کہ دوغ من ترش است۔

Nobody cries stinking fish.

۱۸- کوتاہ دست بلند خیال

To build castle in the air

۱۹- علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد۔

Prevention is better than cure.

۲۰- عجیب رسمے است اندر آدمی زاد

کہ دور افتادہ را کمتر کنند یاد

Out of sight out of mind.

۲۱- صبر مفتاح کار است۔

Patience is the plaster of all sores.

۲۲- دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد۔

Though the enemy seem mouse yet.

Watch him like a lion.

۲۳- کنجشک در دست نہ باز در ہوا۔

A bird in hand is worth two in a bush.

۲۴- سحر خیزی نشانہ فیروزی۔

Early to bed and early to rise.

makes man healthy, wealthy and wise.

۲۵- آب در دریا انداختن۔

To carry coal to New Castle.

۲۶- بہ مقصد می رسد جویائے کام آہستہ

Slow and steady wins the race.

۲۷- دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست

در پریشان حالی و درماندگی

A friend in need is a friend indeed.

۲۸- درختے کہ اکنوں گرفت است پائے
بہ نیروے شخصے بر آید ز جائے

A stith in time saves nine.

۲۹- دو دل یک شود بشکند کوہ را۔

Union is strength.

۳۰- یک نہ شد دو شد۔

Misfortune seldom comes alone.

۳۱- خر کہ جَو دید کاہ نمی خورد۔

Sworn at high gate.

۳۲- رقص کردن خود نہ داند صحن را گوید کج است۔

A bad workman quarrels with his tool.

۳۳- چوں میدان فراخ است گوئے بر۔

Make hay while the sun shines.

۳۴- جَور استاد بہ زمہر پدر۔

Spare the rod spoil the child.

۳۵- جواب ترکی بہ ترکی دادن۔

In Rome do as Romans do.

۳۶- ثنائے خود گفتن عاقل را نہ زیبد۔

Self recommendation is no praise.

۳۷- بر سنگ گردان نہ روید نبات۔

A rolling stone gathers no moss.

۳۸- تخت یا تختہ-

Victory or death.

۳۹- اول جنگ آخر آشتی-

After a storm comes a calm.

۴۰- عوض دارد گلہ ندارد-

A fair exchange is no robbery.

۴۱- الانسان مرکب من الخطاء والنسیان-

To err is human.

۴۲- از ریگ روغن نمی آید-

You cannot take breaks off a Highlander.

۴۳- اوّل خویش بعدہٗ درویش

Charity begins at home.